بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماکان محمد أباأحدمن رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین

تحریک تحفظ ختم نبوت

اور

جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ، سپول

رپورٹ

ڈاکٹر شہاب الدین ثاقب القاسمی

سب ایڈیٹر روزنامہ ہندوستان ایکسپریس نئی دہلی

حسب ہدایت

تحفظ ناموس رسالت کے علمبردار حضرت مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی

ناشر

شعبۂ تحفظ ختم نبوت جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ

مدھوبنی، سپول، بہار

نام کتاب	:	تحریک تحفظ ختم نبوت اور جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ
رپورٹ	:	ڈاکٹر شہاب الدین ثاقب القاسمی
حسب ہدایت	:	حضرت مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب بانی و مہتمم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ
زیر اہتمام	:	مولانا محمد یوسف انور (سکریٹری امام قاسم اسلامک ایجوکیشنل ویلفیئر ٹرسٹ انڈیا)
ناشر	:	جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ، مدھوبنی، سپول (بہار)
سن اشاعت	:	۲۰۰۹ء
کمپوزنگ	:	محمد ارشد عالم ندوی

ملنے کے پتے

مرکزی دفتر امام قاسم اسلامک ایجوکیشنل ویلفیئر ٹرسٹ انڈیا

این۔۹۳، سکنڈ فلور، سیلنگ کلب روڈ، لین نمبر۲، بٹلہ ہاؤس جامعہ نگر نئی دہلی۔۲۵

شعبۂ تحفظ ختم نبوت جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ

مدھوبنی، وایا پرتاپ گنج، ضلع سپول بہار (الھند)

الحمد لله رب العلمين، والصلاة والسلام على سيد المرسلين خاتم النبيين سيدنا محمد، و على آله و صحبه و على من تبعهم بإحسان و دعا بدعوتهم إلى يوم الدين، قال الله عزوجل فى القرآن الكريم "ماكان محمد أبا أحد من رجالكم ولكن رسول الله خاتم النبيين". قال النبي صلى الله عليه وسلم "لا نبي بعدي". أما بعد!

برادران اسلام!

دین کی بنیادی تعلیمات کی اہمیت وافادیت اپنی جگہ مسلم، معاملات کی درستگی کی تمام ہدایتیں اپنی جگہ درست، بلند اخلاق کی تمام تاکیدات اپنی جگہ صحیح، اُسوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرعمل کا حکم بالکل بجا لیکن ختم نبوت ایمان کی بنیاد اور مکمل ایمان ہے، جو بھی نبوت محمدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلسلۂ نبوت کا اختتام تسلیم نہیں کرتا، اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، جن لوگوں نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ماننے سے انکار کیا ان میں سب سے زیادہ شقی، سب سے بڑا بدبخت مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ مرزا نے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی جو خطرناک اور ذلیل ترین حرکتیں کیں شاید ہی کسی اور جھوٹے مدعی نبوت کے ذریعہ سامنے آئی ہو۔

اس ملعون شخص نے ختم نبوت کا مسئلہ پیدا کرکے عوام کو ایک بڑے فتنہ میں الجھا دیا ہے۔ اگر علماء بروقت اس کی سرکوبی کیلئے کمربستہ نہ ہوتے تو یہ فتنہ مسلمانوں کی آبادیوں اور بستیوں کو کفر کی بستیوں میں تبدیل کر چکا ہوتا، مگر خدا کا شکر ہے کہ اکابرامت نے اپنی پوری قوت سے فتنہ (قادیانیت) کا سدباب کیا۔

بہار اور فتنۂ قادیانیت

ریاست بہار میں قادیانی فتنہ کوئی نیا فتنہ نہیں ہے بلکہ شمالی بہار کے مختلف علاقوں میں فتنہ قادیانی سے وابستہ لالچی افراد کبھی سربستہ تو کبھی اعلانیہ اپنے مشن کو آگے بڑھاتے رہے ہیں۔ ماضی میں بھی جب قادیانی فتنہ نے شدت اختیار کی اور سرزمین بہار پر اس قدر حملہ کیا کہ مونگیر اور

بھاگلپور کے متعلق ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ دونوں اضلاع مکمل قادیانی ہو جائیں گے۔ تو اس فتنہ سے لوگوں کو بچانے کے لئے حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادیؒ نے اپنے خلیفہ حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ بانی ندوۃ العلماء لکھنؤ و جامعہ رحمانی مونگیر بہار (۱۸۴۶-۱۹۲۷) کو کانپور کا قیام ترک کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ اس باطل فرقہ کی سرکوبی کے لئے حضرت مونگیریؒ نے کانپور کو ہمیشہ کے لئے خیرآباد کہہ دیا۔ حضرت مونگیریؒ نے سخت محنت ومشقت کے بعد قادیانیوں کے دام فریب میں گرفتار ہزاروں لوگوں کو تائب کراکے دوبارہ اسلام میں داخل کرایا۔ سچائی یہ ہے کہ ان بزرگان دین کی انتھک جدوجہد کے باوجود یہ علاقے پوری طرح سے قادیانیوں کے چنگل سے کبھی آزاد نہیں ہوئے۔

حالات اور موقع کی مناسبت سے فتنہ قادیانیت سر اٹھاتا رہا، ایسا بھی نہیں کہ بہار کے علماء کرام ملعون قادیانیوں کا تعاقب نہیں کرپارہے ہیں یا وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے کسی معجزہ کا انتظار کررہے ہیں۔ وہ بھی فتنۂ قادیانیت کے باطل نظریات کی بیخ کنی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے اس کے باوجود مونگیر کے ایک گاؤں غازی پور میں آج بھی قادیانیوں کی خاصی تعداد آباد ہے۔

تحفظ ختم نبوت اور جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ

گزشتہ سال فتنۂ قادیانیت نے اس علاقے پر ایک بار پھر منظم طور سے حملہ کیا اور ضلع مجسٹریٹ (سپول) کی سرپرستی میں غریب اور ناخواندہ مسلمانوں کے عقیدے پر شب خون مارنے کی ناکام کوشش کی۔ اپنے عہدے اور رتبہ کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے ڈی ایم سپول قادیانی نے علاقے کے سیکڑوں غریب اور ناخواندہ لوگوں کو روپے پیسے کا لالچ دیکر قادیانیت میں شامل کرایا۔ اس کی یہ اسلام مخالف مہم ابھی جاری ہی تھی کہ جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کے بانی و مہتمم مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی کو کسی ذرائع سے اس فتنہ کی بھنک لگ گئی۔ پھر کیا تھا اس بندہ خدا نے تن تنہا بلا کسی خوف وخطر کے اس فتنہ کے خلاف ایسی کارروائی کی کہ قادیانیوں کے خیمہ میں

ہلچل مچ گئی اوراس کی صدائے بازگشت نہ صرف بہار بلکہ پوری دنیا کے قادیانیوں میں پھیل گئی۔

مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی نے ''ہمت مرداں مدد خدا'' کے مصداق اپنے چند مخلص احباب اور جامعۃ القاسم کے اساتذہ کے ساتھ مل کر اس کالی آندھی کا ڈٹ کر مقابلہ کیا کہ ڈی ایم کا ہوش اڑ گیا۔ حالانکہ اس دوران مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی کو دھمکی آمیز خطوط موصول ہوئے اور مسلسل فون آتے رہے، مگران کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی'' بلکہ لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا''۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی قادیانی مخالف مہم نے تحریک کی شکل اختیار کرلی۔

علماء ودانشوران قوم کے نام خطوط

سپول کے ضلع مجسٹریٹ نے قادیانی بنانے کے لئے لوگوں میں روپے تقسیم کرنا شروع کردئے، ایک اطلاع کے مطابق اس مہم کو کامیاب بنانے کے لئے تقریباً 25 کروڑ روپے خرچ کئے گئے۔ اس کے بعد ۱۰ راپریل ۲۰۰۸ء کو راشٹریہ سہارا پٹنہ ایڈیشن اخبار میں ڈی ایم سپول نے قادیانی کے صد سالہ خلافت (جوبلی) کی خبر شائع کی تو مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا۔ ان کی اسلامی حمیت مکمل بیدار ہوگئی اور وہ کھل کر قادیانیوں کے سامنے آگئے۔ ان کی سعی سے ہی قادیانیوں کے پانچویں خلیفہ پوپ مرزا مسرور کے پروگرام کے انعقاد کو ناکام بنادیا گیا۔ ۲۳ مئی ۲۰۰۸ء جس کی خبر ایک ہندی اخبار دینک جاگرن نے دی اور مرزا مسرور کی تصویر بھی چھاپی اس طرح سے ہزاروں لوگوں کو فتنہ قادیانیت کے جال سے نکالنے میں انہیں پہلی کامیابی ملی۔ قادیانی مخالف مہم کو باضابطہ تحریک کی شکل دینے کے لئے حضرت مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی نے ملک بھر کے مشاہیر علماء کرام اور دانشوران کو خطوط لکھے۔ دارالعلوم دیوبند، مظاہر علوم سہارنپور، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ اور امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ، مسلم پرسنل لا بورڈ، جمعیۃ علماء ہند، جماعت اسلامی ہند، آل انڈیا ملی کونسل، مرکزی جمعیۃ علماء ہند، جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل گجرات، حضرت مولانا غلام محمد وستانوی، اشاعت العلوم اکل کوا کے جن اکابر علماء کرام کو انہوں نے خطوط ارسال کئے ان میں حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب مہتمم دارالعلوم

دیوبند (وقف) حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی صاحب، صدر مسلم پرسنل لا بورڈ وناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ، حضرت مولانا محمد شاہد سہارنپوری امین عام، جامعہ مظاہر علوم سہارنپور، حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دیوبند، حضرت مولانا قاری محمد عثمان منصورپوری دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا محمد سلمان مظاہری ناظم جامعہ مظاہر علوم سہارنپور، حضرت مولانا انیس الرحمٰن قاسمی ناظم امارت شرعیہ پھلواری پٹنہ، ڈاکٹر منظور عالم صاحب جنرل سکریٹری آل انڈیا ملی کونسل نئی دہلی، حضرت مولانا عبداللہ مغیثی صدر آل انڈیا ملی کونسل نئی دہلی، حضرت مولانا جلال الدین انصر عمری صاحب امیر جماعت اسلامی ہند، حضرت مولانا ارشد مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند، حضرت مولانا سید احمد بخاری صاحب شاہی امام جامع مسجد دہلی، حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب سجادہ نشین خانقاہ رحمانی مونگیر، حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی صاحب مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، حضرت مولانا نظام الدین صاحب امیر شریعت امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ، حضرت مولانا مفتی مکرم احمد صاحب امام وخطیب شاہی مسجد فتحپوری دہلی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

جن علماء کرام کو خطوط لکھے گئے ان میں تقریباً 25 علماء کی جانب سے خطوط کے جواب بھی موصول ہوئے۔ انہوں نے جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کا برملا اعتراف کیا اور خلوص دل سے ستائش کی۔ بعض اکابر علماء نے نہ صرف اس مہم میں شرکت کی بلکہ ہر ممکن تعاون دیا اور حوصلہ افزائی بھی کی تاکہ یہ تحریک کسی بھی طرح سے کمزور نہ پڑ سکے۔ جن بزرگ علماء کے جواب موصول ہوئے انھیں ذیل کے سطور میں درج کیا جارہا ہے۔

حضرت مولانا محمد سالم صاحب قاسمی

مہتمم دارالعلوم دیوبند (وقف)

ما کان محمد أباأحدمن رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین کا قرآنی اعلان اور **انا خاتم النبیین، لا بنی بعدی** کا نبوی اظہار، جہاں حتمی طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ پر ختم نبوت کو متعین بنا دیتا ہے، وہیں آپ کے بعد ہر مدعی نبوت کا کذّاب قطعی ہونا بھی نصوص سے دلالۃً منصوص قطعی ہو جاتا ہے، نیز مفہوم مخالف کے طور پر انہی نصوص سے ایما ادھر بھی نکلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کذّاب مدعیان نبوت ضرور ایسے پیدا ہوں گے کہ جن کے پاس نہ دلیل نبوت پر کوئی معجزہ ان کے ہاتھ پر ظاہر ہوگا اور نہ وہ پیکران جہالت وسائل عقل، اور ذرائع نقل کے فقدان کی بناء پر انسانیت کو مطمئن کر سکیں گے۔

عصر رواں میں علمی ذرائع اشاعت سے کام لیکر غیر مسلم قادیانی فرقہ کی اپنی جاہلانہ اور کاذبانہ مرزائی نبوت کے پرچار سے بے علم یا قلیل العلم مسلمانوں کے متاثر ہونے کے امکانات چوں کہ بڑھ گئے ہیں اس لئے وراثت نبوت کے حاملین اور علماء صالحین بحمد للہ اس فتنے کی سرکوبی سے غافل نہیں ہیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کے علمی تعاون سے جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ سپول (بہار) کی عزیمت و استقامت کے ساتھ بین الاقوامی وسائل کے ذریعہ اس فریضے کی ادائیگی عندالناس لائق شکر ہے اور انشاء اللہ عنداللہ قابل اجر عظیم بھی۔

حضرت مولانا سید محمد رابع صاحب حسنی ندوی

ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ وصدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

محترم ومکرم جناب مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب زیدت عنایاتہ، آپ کا

عنایت نامہ ملا، اس سے قادیانیت کے فتنہ کا علم ہوا کہ ہندوستان کے مختلف علاقوں میں بہت زور سے کام کیا جا رہا ہے اور غریبوں اور جاہلوں پر اس کا بہت اثر پڑ رہا ہے۔ اس بات کی اطلاع ہندوستان کے دیگر علاقوں سے بھی آ رہی ہے۔ ہم مسلمانوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اسلام کے خلاف جو بھی فتنہ اٹھے اس کا مقابلہ کریں اور باطل کو آگے بڑھنے سے روکیں اور الحمد للہ آپ اس کام کو تندہی سے انجام دے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو زیادہ سے زیادہ کامیاب کرے۔

حضرت مولانا سید محمد شاہد صاحب سہارنپوری

امین عام جامعہ مظاہر علوم سہارنپور

محترم المقام مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب، یکم ربیع الاول ۱۴۳۰ھ بروز جمعہ جناب والا جامعہ مظاہر علوم سہارنپور تشریف لائے تھے۔ اس موقع پر شعبہ تحفظ ختم نبوت کی جانب سے متعدد کتابیں و کتابچے جناب کو پیش کئے گئے تھے۔ یہ تمام کتابچے جامعہ مظاہر علوم نے بہت اہتمام سے شائع کرا کر تقسیم کئے ہیں اور الحمد للہ ان کی افادیت اور نافعیت بھی ہمارے علم میں تسلسل کے ساتھ آتی رہی۔ جناب والا بھی تحفظ ختم نبوت کے علم برداروں میں ہیں اس لئے یہ احقر جناب کو بھی ان مطبوعات واشاعت کی اجازت دیتا ہے۔

جناب والا علاقائی اور مقامی اعتبار سے جس کتاب کو چاہیں اور جس زبان میں چاہیں شائع کرا لیں لیکن ضروری بات یہ ہے کہ مضامین میں کوئی رد و بدل نہ فرمائیں۔

حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب منصورپوری
وحضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری

نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

محترم جناب مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب زیدمجدکم، جناب نے ضلع سپول میں قادیانی ریشہ دوانیوں کی سنگینی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فتنہ کی سرکوبی کے لئے خصوصی مشورہ طلب کیا ہے، تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ بنیادی طور پر علاقہ کے علماء، ائمہ اور دیگر پڑھے لکھے افراد کو باضابطہ موضوع کے تعلق سے صحیح معلومات فراہم کی جائیں، زبانی تحریک کے علاوہ لٹریچر سے بھی تعاون لیا جائے۔ نیز تربیتی کیمپ کے ذریعہ اور دفاع کے لئے بھی افراد تیار کئے جائیں تاکہ مقامی مسلمان مناسب حکمت عملی کے ساتھ قادیانیوں کا ناطقہ بند کرسکیں۔ ضرورت پڑنے پر عوامی بیداری کے لئے خاص تحفظ ختم بنوت کے ہی عنوان سے اجلاس عام بھی منعقد کیا جاسکتا ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ مقررین موضوع سے واقف ہوں، حسب طلب کل ہند مجلس مجلس تحفظ ختم نبوت سے لٹریچر کے علاوہ مقررین اور علماء کرام کو بھی بھیجا جاسکتا ہے۔ مناسب ہوگا کہ کسی وقت دارالعلوم تشریف لائیں تاکہ دیگر تفصیلی طریقۂ کار سے واقف کرایا جاسکے۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب مظفرپوری

قاضی شریعت امارت شرعیہ بہار واڑیسہ وجھارکھنڈ دارالقضا سپول دربھنگہ بہار

صاحب الشرف والسماحۃ الشیخ الموقر مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن العثمانی

اس زمانے میں بارش کے قطروں کی طرح فتنوں کا تسلسل ہے **یصبح مومنا و یمسی کافرا**، کا نقشہ ہے، اللہ تعالیٰ ہر شخص کی حفاظت فرمائے (آمین)

☆ فتنہ قادیانیت کے تعلق سے پہلا کام تو یہ ہے کہ ہر مسلم آبادی کو دعوت الی اللہ کے کام سے جوڑا جائے، دعوت کی محنت جتنی ہمہ گیر ہوگی انشاء اللہ یہ ظلماتی فتنے اتنے ہی دور ہوں گے۔

ہندی زبان میں چھوٹے چھوٹے پمفلٹ شائع کئے جائیں اور منظم طریقہ پر اس کی تقسیم ہو، جابجا علماء مدارس، اساتذہ مکاتب، ائمہ مساجد، اسکولوں کے مسلم ٹیچرس کا مختصر اجتماع ہو کہ نقب زنی کرنے والے رہزن مال لینے کے لئے نہیں دینے کے لئے آئے دن آبادیوں میں داخل ہورہے ہیں، لوگ چوکنا رہیں، جو لوگ مال کی لالچ میں خود کو بدل رہے ہیں ان سے ہوشیار رہنا چاہئے ہم کو تالیف قلب کے لئے **نعم المال للرجل الصالح** کی راہ بھی اختیار کرنا چاہئے۔ تمام آبادی کے مشائخ ومرشدین سے مربوط کرنا بھی ضروری ہے۔ مناظرہ، مباحثہ، مجادلہ سے احتیاط کیا جائے، آپ جیسے باصحت، جری مجاہدانہ جذبہ رکھنے والے مخلص دعاۃ سے فتنہ انشاء اللہ کافور ہوجائے گا۔

حضرت مولانا محمد اسرارالحق صاحب قاسمی

صدر آل انڈیا تعلیمی وملی فاؤنڈیشن

مکرمی ومحترمی جناب مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی زیدمجدکم۔

فتنہ قادیانیت مسلمانوں کے لئے عہد حاضر کا بہت بڑا چیلنج ہے خاص کر ان علاقوں کے لئے جہاں کے مسلمان جہالت وغربت کے شکار ہیں۔ شمالی بہار کا ضلع سپول جہاں غربت وجہالت کے شکار مسلمانوں میں اس فتنہ کو فروغ دیا جارہا ہے اور جسے مقامی ضلع مجسٹریٹ کا آپ کے بقول بھرپور تعاون حاصل ہے بلاشبہ ہم سبھوں کے لئے تشویشناک خبر ہے ہمیں اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے متحدہ ومشترکہ جدوجہد کا فوری طور پر آغاز کرنا چاہئے۔

آپ نے اس حقیر وبے نوا سے اس مسئلہ پر مشورہ طلب کیا ہے۔ میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ درج ذیل امور پر فوری توجہ دی جائے۔

ا۔ ضلع بھر کے تمام مکاتب فکر کے علماء اور مدارس کے ذمہ داروں کا مشاورتی اجتماع منعقد کر کے پورے علاقہ میں اس فتنہ کے خلاف عوامی بیداری کی مہم شروع کرنے کے لئے پروگرام مرتب کیا جائے اور اس کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

۲۔ امارت شرعیہ بہار و جھارکھنڈ واڑیسہ کے ذمہ داروں سے مشورہ کر کے ان کا تعاون لیا جائے اور آپ کے مرتب کردہ پروگراموں میں امارت کے عہدیداروں اور مبلغین سے شرکت کی درخواست کی جائے۔

۳۔ شعبہ تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کے ذمہ داروں بالخصوص حضرت مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری سے فوری رابطہ کیا جائے اور ان کے تعاون سے دارالعلوم کے مبلغین کا دورہ کرایا جائے اور ان کے مطبوعہ لٹریچر کی زیادہ سے زیادہ تقسیم کی جائے۔

۴۔ ردقادیانیت کے تعلق سے میری ایک تحریر جو آپ نے اپنے جامعہ کی طرف سے چند سال قبل شائع کرائی تھی اس کی کاپیاں اس پورے علاقہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں تقسیم کرائی جائیں۔

۵۔ جدیو کے ضلعی وریاستی عہدیداروں بالخصوص مسلم ممبروں سے ملاقات کی جائے اور صورت حال سے آگاہ کیا جائے نیز ان کے ذریعہ وزیر اعلیٰ کو بتایا جائے کہ ضلع مجسٹریٹ کے رویہ میں تبدیلی نہیں آئی تو مسلمانوں میں مزید غم وغصہ بڑھے گا اور پارٹی کو اس غلط روش کی وجہ سے زبردست سیاسی نقصان اٹھانا پڑے گا۔

حضرت مولانا فضیل احمد صاحب قاسمیؒ

جنرل سکریٹری مرکزی جمعیۃ علماء ہند

برادرم مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی آپ کا مکتوب گرامی ملا، بڑی مسرت ہوئی کہ آپ

وقت کے سنگین فتنہ کے مقابلے میں مساعی جاری رکھے ہوئے ہیں اللہ قبول فرمائے اور ہمت وطاقت عطا فرمائے۔آپ کی کارکردگی اخبارات کے ذریعہ بھی علم میں آتی رہی ہے،اس سلسلے میں سب سے پہلے اللہ کی جناب میں دعا گو ہوں کہ امت کے ایمان کی حفاظت کے ذرائع پیدا فرمائے۔

دوسری بات یہ ہے میں نے اسی وقت ایک خط مولانا قاری محمد عثمان دارالعلوم دیوبند کو اس سلسلے میں لکھا ہے کہ وہ شعبہ تحفظ ختم نبوت کو اس فتنہ کے قلع قمع کے لئے متوجہ کریں۔

تیسری بات یہ کہ ہم سب کو ایسی مشترکہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس ملعون ڈی ایم کا صرف تبادلہ نہ ہو بلکہ اسے اس میدان ہی سے رخصت کرایا جائے اور اسے کسی آفس وغیرہ میں متعین کرانے کی کوشش کی جائے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ وکلاء سے مشورہ کر کے اس کے خلاف مقدمہ دائر کیا جائے۔اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے۔

حضرت مولانا محمد جواد الحق صاحب مظاہری

مہتمم جامعہ صدیقیہ،ڈگرواہاٹ پورنیہ،بہار

تحفظ ختم نبوت سے متعلق آپ کی جو سعی بلیغ ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور باطل کے خلاف جس طرح علم حق بلند کیا ہے اسے سدا اونچا رکھے اور آپ کی کاوشوں اور جدوجہد کو تادیر باقی وجاری وساری رکھے۔آپ کی آواز پر لبیک کہنا میرا فریضہ تھا اور میں اس مشن میں آپ کے دوش بدوش ہوں لیکن ایسے نازک موقع پر اچانک طبیعت کے خراب ہونے کی وجہ سے شرکت سے معذور ہوں۔میرے لئے دعا فرمائیں گے،انشاء اللہ کسی اور موقع سے زیارت سے شرف یاب ہوں گا۔اگر

کوئی خدمت میرے لائق ہو یا کوئی ذمہ داری دی جائے گی تو بسر وچشم قبول ہے۔ خدا کرے کہ یہ اجتماع الحاد و باطل کے مسمار کا ذریعہ بنے۔ اپنی مقبول دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ آپ کے اجلاس کی کامیابی کے لئے طلبۂ جامعہ سے صبح وشام دعا کروار ہا ہوں۔

حضرت مولانا حکیم محمد اسلام صاحب انصاری

مہتمم جامعہ عربیہ نور الاسلام میرٹھ یوپی

عزیز مکرم جناب مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی

تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں آپ کی کوششیں قابل صد ستائش ہیں مزید اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو ہمت اور حوصلہ عنایت فرمائے۔ جناب مولانا نسیم احمد مظاہری شیخ الحدیث جامعہ ہذا کو تحفظ ختم نبوت کے پروگرام میں شرکت کے لئے بھیج رہا ہوں۔ استاذ محترم علامۂ وقت حضرت مولانا اختر شاہ نور اللہ مرقدہ نے مرزا غلام احمد قادیانی سے متعلق کسی موقع پر چند مصرعے کہتے تھے وہ بھی اس پروگرام کے لئے پیش ہیں۔

حیف صد حیف شر البشرے پیدا شد
یعنی کہ در دین نبی رخنہ گرے پیدا شد

اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اور آپ کے رفقاء کار کو اور جامعہ کو ہر طرح کے شر و فتن سے محفوظ فرمائے (آمین)

حضرت مولانا نبی حسن صاحب مظاہری

مہتمم دار العلوم ارریہ بیرگاچھی چوک ارریہ بہار

لائق صد عز وافتخار حضرت مفتی صاحب

جناب والا کا درد نامہ ملا۔ حالات معلوم ہوئے۔ یہ ایک عظیم فتنہ ہے ہم جیسے کمزوروں کیلئے مگر اللہ تعالیٰ مددگار ہے۔ انشاء اللہ ناموس رسالت کی حفاظت ہوتی آرہی ہے اور ہوتی رہے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھ جیسے کمزور ایمان والوں کی وجہ سے یہ آزمائش آن پڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمت اور مدد عطا فرمائے۔ یہ ناکام سازش نیست و نابود ہو، فی الحال موسم باراں کی وجہ سے کوئی جلسہ یا کانفرنس کا وقت نہیں مگر حسب ذیل پروگرام کئے جائیں، ہم لوگ بھی حسب استطاعت کر رہے ہیں۔ علاقہ کی جامع مسجدوں میں جمعہ کے دن ائمہ کے توسط سے عوام کو بتایا جائے اور سازش کے تفصیلی حالات سے عوام کو آگاہ کیا جائے اور اس مرتد جماعت (قادیانی) کے متعلق اور ان کے عقائد کفریہ کے متعلق عوام کو مطلع کیا جائے۔ مقامی تبلیغی جماعت کے احباب کو جوڑا جائے اور ان تمام جگہوں میں جہاں ان کا اثر پڑا ہے جماعتوں کا کیمپ لگایا جائے اور نومبر میں اجلاس عام کیا جائے۔

سیاسی نمائندوں کو بھی جوڑ کر ان کو بھی آگاہ کیا جائے اور ان کی مدد بھی حاصل کی جائے۔ کسی باخبر قانون داں سے مشورہ کر کے اس کلکٹر کے خلاف ایک تحریر حسب ذیل افراد کو دی جائے۔ کمشنری، ہوم کمشنر، ہوم سکریٹری، وزیر اعلیٰ، وزیر داخلہ اور گورنر کے علاوہ تمام مسلم ممبران اسمبلی اور ممبران پارلیمنٹ کو بتایا جائے کہ یہ کلکٹر علاقہ میں بدامنی پھیلانے میں مصروف ہے لہذا ان کو ہٹایا جائے۔ علاقہ کے تمام علماء اور ائمہ کو بھی یکجا کیا جائے اور انہیں بھی اس موضوع سے باخبر کیا جائے کہ ہر کوئی اپنے اپنے طور پر عوام کو سمجھائیں اور بیدار کریں۔ مناسب خیال کریں تو کتابچہ شائع کیا جائے جس میں ان کے متعلق مالہ وماعلیہ واضح ہو۔

حضرت مولانا قاری طفیل احمد صاحب

مدرسہ اسلامیہ رحمانی بھوانی پور سپول بہار

مکرمی مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی

رائے پیش خدمت ہے۔(۱) مقامات اور اشخاص وافراد کے متعین کر کے وفد کی شکل میں اجتماعی کوشش کی جائے اور عام لوگوں کو اس فتنے سے واضح آگاہی ہو۔ (۲) جگہ جگہ میٹنگ ومشورہ کیا جائے۔(۳) قادیانیت کے خلاف باضابطہ جلسہ رکھا جائے۔(۴) علماء ودانشوروں کی میٹنگ رکھی جائے۔

حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری

نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

جانشین حضرت مولانا منظور احمد صاحب چینوٹیؒ

مکرمی مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن صاحب زیدمجدکم

سپول کے حالات سے متعلق تفصیلی تحریر وحوصلہ افزا رہنمائی کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

حسب اجازت حضرت مولانا عبدالعلیم فاروقی تحریر ہے کہ آپ کے جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی، پرتاپ گنج ضلع سپول کو رسائل علامہ نور محمد ٹانڈویؒ کی طباعت واشاعت کی مکمل اجازت دے دی جاتی ہے بہتر ہوگا کہ مجموعہ کی شکل میں شائع کریں تا کہ زیادہ نفع بخش ہو۔

سیاسی رہنماؤں سے ملاقات اور میمورنڈم

مہتمم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی نے ملک کے مقتدر علماء کرام کو ایک طرف جہاں فتنہ قادیانیت کے سلسلے میں متعدد خطوط ارسال کئے وہیں دوسری طرف سیکولر ذہنیت کے حامل مختلف سیاسی جماعتوں کے لیڈروں، ریاستی ومرکزی وزراء کو بھی خطوط اور

میمورنڈم پیش کیا نیز بعض سیاسی رہنماؤں سے ملاقات بھی کی۔5/جولائی 2008 کو کانگریس صدر محترمہ سونیا گاندھی کے مشیر خاص بھائی احمد پٹیل صاحب کے توسط سے سونیا گاندھی کو میمورنڈم دیا۔اسی دن مرکزی وزیر جناب سبودھ کانت سہائے سے ملاقات کر کے مکمل صورت حال سے آگاہ کرایا۔8/جولائی 2008 کو وزیراعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کو میمورنڈم پیش کیا، اس سے قبل 6/جولائی ۲۰۰۸ء کو مرکزی وزیر جناب پرکاش جیسوال کو بھی اس اسلام مخالف فتنہ سے واقف کرایا۔اس سلسلے میں سب سے پہلے اور اہم ملاقات بہار کے وزیراعلیٰ جناب نتیش کمار سے یکم/جولائی ۲۰۰۸ء کو ہوئی مفتی محفوظ الرحمٰن نے وزیراعلیٰ نتیش کمار صاحب سے کہا کہ سپول کا ڈی ایم شریف عالم قادیانی ہے اور خود کو مسلمان کہتا ہے جب کہ اسلامی عقیدہ کی زبردست مخالفت کرتا ہے علاوہ ازیں اپنے عہدہ کا غلط استعمال کرتے ہوئے غریب مسلمانوں کو قادیانی بننے پر مجبور کرتا ہے۔حالانکہ قادیانی اسلام سے خارج ہیں، انہوں نے وزیراعلیٰ کو بتایا کہ کی سرگرمیوں سے عام مسلمانوں میں تشویش پائی جارہی ہے۔اگر حکومت نے بروقت اس کی سرگرمی پر روک نہیں لگائی تو مسلمانوں کا غم وغصہ بڑھ سکتا ہے۔مفتی صاحب نے وزیراعلیٰ سے یہ بھی کہا کہ آپ کی کارکردگی سے مسلمان کافی حد تک مطمئن ہیں مگر ایک اعلیٰ آفیسر کی سرگرمی سے آپ کی شخصیت پر سوالیہ نشان لگ رہا ہے اس لئے ڈی ایم سپول کے خلاف فوراً مناسب کارروائی کی جائے۔

یہ ملاقات کتنی کارگر ثابت ہوئی اس کا اندازہ اس سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اس ملاقات کے محض چند دن بعد مسلمانوں کو بالخصوص مفتی صاحب کو اس وقت عظیم کامیابی حاصل ہوئی جب حکومت بہار نے ٹھوس قدم اٹھاتے ہوئے 25/اگست ۲۰۰۸ء کو ڈی ایم کا تبادلہ محکمہ شعبہ حیوانات میں کردیا۔قادیانی پرچارک کے تبادلہ کی خبر آگ کی چنگاری کی طرح پورے بہار میں پھیل گئی۔حکومت کے اس قدم سے قادیانی خیمہ میں جہاں مایوسی چھاگئی وہیں مسلمانوں نے جم کر خوشیاں منائیں۔بہار کے علماء اور دانشوروں نے وزیراعلیٰ کے اس فیصلہ کی خوب ستائش کی۔

قادیانی ڈی ایم کا شعبہ حیوانات میں تبادلہ اور مفتی صاحب کا وزیر اعلیٰ کو مبارک باد

علماء کرام کی باتوں پر توجہ دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے انتہائی اہم قدم اٹھاتے ہوئے سپول کے ڈی ایم قادیانی کا شعبہ حیوانات میں تبادلہ کر دیا اور اس کی جگہ شرون کمار کو تعینات کیا، نتیش کمار کے اس قدم کو جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ کے بانی ومہتمم حضرت مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی نے وقت پر اٹھایا گیا قدم بتایا اور وزیر اعلیٰ نتیش کمار کو مبارک باد پیش کی۔ روزنامہ راشٹریہ سہارا میں شائع رپورٹ کے مطابق انہوں نے کہا کہ آج وزیر اعلیٰ نے اپنا وعدہ پورا کر کے مسلمانوں پر ایک طرح سے احسان کیا ہے اس سے مسلمانوں کو کافی راحت اور سکون میسر ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ جامعۃ القاسم کی جانب سے چلائی جانے والی مہم کے سبب گرچہ ڈی ایم کا تبادلہ ہوگیا ہے لیکن علاقے میں قادیانیت کے جراثیم گاؤں تک پھیل چکے ہیں جس کے سدباب کے لئے بھی اجتماعی کوشش کی ضرورت ہے، اس ذمہ داری سے ہمیں اس وقت تک نجات نہیں مل سکتی جب تک کہ پورے علاقے سے قادیانیوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔

تحفظ ختم نبوت کے پروگراموں کا انعقاد

جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ کی مہم کا مقصد سپول ضلع سے ڈی ایم کا محض تبادلہ نہیں تھا بلکہ اس مہم کا اصل مقصد بہار سے قادیانیوں کا صفایا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے قبل شمالی بہار کے مختلف اضلاع بالخصوص سپول، مونگیر، بھاگلپور، کھگڑیا، ارریہ، پورنیہ، کشن گنج، کٹیہار اور اس کے اطراف میں قادیانیوں کے خلاف زبردست مہم چلائی گئی۔ چنانچہ ۱۶، ۱۷ ردسمبر ۲۰۰۸ء کو ایک عرصہ بعد جامع مسجد مونگیر کے امام وخطیب قاری عبداللہ بخاری کی سرپرستی میں شہر مونگیر میں تحفظ ختم نبوت کا تاریخ ساز اجلاس منعقد ہوا۔ اس دوروزہ اجلاس کا پہلا پروگرام قادیانیوں کے گڑھ مونگیر کے غازی پور میں ہوا یہ پروگرام کتنا کامیاب رہا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ شام کے پانچ بجے سے شب کے بارہ بجے تک یہ پروگرام چلتا رہا۔ اس جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند کے نائب ناظم حضرت

مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے کہا کہ جس طرح گدھ درخت پر بیٹھ جائے تو وہ درخت تباہ و برباد ہو جاتا ہے اسی طرح سے جس جگہ قادیانیت پھیلتی ہے اس جگہ کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ انہی بدنصیب جگہوں میں سے یہ ایک جگہ غازی پور ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی پنڈت مسلمانوں کے وضع قطع کو اختیار کر کے مسلمانوں کے ایمان وعقیدے پر شب خون مارتے رہتے ہیں اور سادہ لوح مسلمان اپنی کم علمی کی وجہ سے ان کے فریب میں پھنس کر اپنے ایمان وعقیدہ کو برباد وضائع کر لیتے ہیں حالانکہ پوری دنیا کے علماء اس بات پر متفق ہیں کہ قادیانیت اور احمدیت کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ایک جھوٹا انسان تھا اور وہ دائرہ اسلام سے خارج تھا اس لئے اس کے ماننے والے قادیانیوں کا بھی اسلام اور مسلمانوں سے کچھ لینا دینا نہیں ہے اور نہ ہی وہ مسلمان ہیں۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی (بانی ومہتمم جامعۃ القاسم دار العلوم اسلامیہ سپول) نے کہا کہ سپول کے سابق ڈی ایم قادیانیوں کے امیر اور مہا پوپ ہیں انہوں نے کہا کہ بدقسمتی یہ ہے کہ وہ غازی پور کا رہنے والا ہے۔ انہوں نے اپنے اختیارات کا غلط استعمال کرتے ہوئے قادیانیت کے فروغ کے لئے ہر ممکن کوشش کی، بہت سے مسلمان لالچ میں اپنے ایمان اور عقیدے کو ان کی وجہ سے برباد کر بیٹھے مگر اب اس علاقے میں ہم ہرگز ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ناموس رسالت کے لئے آخری سانس تک جنگ جاری رہے گی، اس علاقے کے مسلمانوں کو قادیانیوں کے جال سے نکال کر ہی دم لیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ بہت ہی قلیل عرصہ میں ہم نے دار العلوم دیوبند کے اکابر علماء کے ساتھ مل کر ایسے بہت سے مسلمانوں کو دوبارہ اسلام میں داخل کرایا ہے جو قادیانی ہو چکے تھے۔

مونگیر کا دوسرا اجلاس

تاریخی شہر مونگیر میں تحفظ ختم نبوت کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس عام میں علماء کرام کی تقریریں اور ممبران پارلیمنٹ کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ اس موقع پر مہمان خصوصی سابق نائب مہتمم دار العلوم دیوبند حضرت مولانا قاری محمد عثمان منصورپوری نے کہا کہ

قادیانیت کے فروغ اوراس کی ریشہ دوانیوں کے بڑھتے رجحانات سے ہم لوگ بیحد متفکر تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس تعلق سے ایک عرصہ بعد مونگیر میں یہ اجلاس منعقد ہوا ہے۔قاری عبداللہ بخاری امام وخطیب جامع مسجد مونگیر نے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی جو ختم نبوت کے منکر ہیں ان سے راہ ورسم اورسلام وکلام سے بھی گریز کریں،کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کے نائب ناظم مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے کہا کہ قادیانیت کوئی فرقہ نہیں بلکہ فتنہ ہے،یہ لوگ سیدھے سادھے مسلمانوں کوفریب ومکاری کے جال میں پھنسا کران کے ایمان وعقیدے کا سودا کر لیتے ہیں لہذا مونگیر کے مسلمانوں! ان سے بچ کر رہنا اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بچانے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔انہوں نے کہا کہ قادیانیت اور احمدیت کا بانی قادیانی مرزا غلام دائرہ اسلام سے خارج تھا اوراس کو نبی جاننے والوں کا بھی یہی حشر ہے۔ایسا نہیں کہ ان کو علماء نے اسلام سے خارج کیا ہے بلکہ وہ ان کا ختم نبوبت کی وجہ سے خود ہی خارج ہو چکے ہیں لہذا اب داخل یا خارج کرنے کی بحث فضول ہے۔

مولانا عتیق اللہ قاسمی امام وخطیب جامع مسجد فقیر باڑہ پٹنہ نے کہا کہ فتنہ قادیانیت کا بانی مرزا غلام احمد صرف نبی کا ہی دعویدار نہیں تھا بلکہ خود کو خدا اوراس کے بیٹا جیسے دہریت کا بھی وہ مدعی تھا۔اس لئے یہ شخص انگریزوں کا غلام تو ہوسکتا ہے مگر مسلمان ہرگز نہیں۔

مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی نے کہا کہ حضرت مونگیریؒ کے وصال کے بعد مونگیر کی سرزمین پر یہ تاریخ ساز اجلاس پہلی بار منعقد ہو رہا ہے۔مسلمانوں کو قادیانیت کے خونیں پنجہ سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے،سپول واطراف کے مسلمان غربت وافلاس کے سبب آج بھی قادیانی ڈی ایم جیسے مکار اور فریبی شخص کی مار جھیلنے پر مجبور ہیں لہذا مونگیر کے مسلمانو تم بھی ناموس رسالت کے خاطر قادیانیت کے خلاف اٹھ کھڑے ہو جاؤ۔مہمان ذی وقار جناب علی انور ایم پی نے پرجوش انداز میں کہا کہ ہم بہار میں قادیانی فرقہ کو پنپنے نہیں دیں گے۔اس کی جڑ کاٹ سکتے ہیں مگر اس کو بہار میں سربلند نہیں ہونے دیں گے۔

قادیانیت کے جراثیم کو ختم کرنے کے لئے کیمپوں کا انعقاد

۱۹/۲۰/۲۱/نومبر ۲۰۰۸ءکو سہ روزہ تربیتی کیمپ اور تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تاکہ فتنہ قادیانیت کے پھیلتے جراثیم کو ختم اوراس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے بانی جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ حضرت مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی کی قیادت وسیادت میں متاثرہ اضلاع اوراس کے گردونواح کے تحفظ ختم نبوت کے تربیتی کیمپ میں تقریباً پانچ سو علماء شریک ہوئے جبکہ آخری نشست تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں تباہ کن سیلاب کے باوجود ۳۰ سے ۳۵/ہزار فرزندان توحید کا مجمع تھا اس موقع پر تحفظ ناموس رسالت اور مرزا قادیانی کے رد میں ۵/لاکھ روپے کی کتابوں اور پمفلیٹوں کی مفت تقسیم کے ذریعہ مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت کی خطرناکی سے ہوشیار رہنے کی مہم چلائی گئی۔ان پروگراموں میں مولانا شاہ عالم گورکھپوری نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند نے اثر انگیز تقاریر کیں۔وہ مسلسل فتنہ قادیانیت کی حقیقت اوراس کی فتنہ انگیزی پر مدلل اور مفصل روشنی ڈالتے رہے۔انہوں نے کہا کہ سپول کے سابق ڈی ایم کی سرپرستی اور نگرانی میں قادیانیت کی تبلیغ کی جو خبریں ہمیں مل رہی ہیں وہ انتہائی افسوس ناک ہیں،مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی کے مساعی کو سراہتے ہوئے انہوں نے کہا کہ معروف سماجی کارکن محمد اسرائیل کے توسط سے معلوم ہوا کہ مفتی عثمانی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مسلسل جدوجہد کر رہے ہیں اور اب مسلمانوں میں دینی بیداری پھر سے آرہی ہے۔اس پروگرام کے اہم شرکاء میں حضرت مولانا یعقوب اسماعیل منشی قاسمی صدر مجلس تحقیقات شرعیہ ڈیوزبری انگلینڈ،حضرت مفتی احمد دیولوی بانی و مہتمم جامعہ علوم القرآن جمبوسر بھروچ گجرات،حضرت مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند،مولانا اشتیاق احمد صاحب مبلغ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند،مولانا محمد یوسف انور سکریٹری امام قاسم اسلامک ایجوکیشنل ویلفیئر ٹرسٹ نئی دہلی،مولانا صغیر احمد رحمانی رکن مسلم پرسنل لا بورڈ،مولانا عصمت اللہ رحمانی،خطیب جامع مسجد کولکاتہ،شاہ جہاں شاد،مولانا حمید الدین مظاہری،مفتی محمد جاوید اختر مظاہری،مولانا ضیاء اللہ

رحمانی، قاری شمشیر عالم جامعی، مولانا معین الدین رحمانی کے نام قابل ذکر ہیں۔

مہیش پور میں تربیتی کیمپ

جامعہ انوار محمدیہ مہیش پور بستی سپول میں ایک روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں سہرسہ، سپول، مدھے پورہ وغیرہ اضلاع کے تقریباً ۴۰۰ر علماء ائمہ مساجد اور مدارس اسلامیہ کے اساتذہ و ذمہ داران نے حصہ لیا۔ اس کیمپ کے اجلاس عام کو خطاب کرتے ہوئے کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کے ناظم حضرت مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری نے کہا کہ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے یہاں ہر شخص کو اپنے مذہب کی تبلیغ کا حق حاصل ہے لیکن کسی شخص کو دوسرے مذہب کو بگاڑنے یا اس میں خلفشار پیدا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ انہوں نے اس امر کی وضاحت کی کہ ہندوستان میں انگریزوں کی ایک سازش کے تحت مسلمانوں کے اندر انتشار پیدا کرنے اور انہیں اپنے عقائد وایمان سے منحرف کرنے کے لئے قادیانیت نام کے اس فتنہ کو جنم دیا گیا، جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ عالم اسلام کی تمام علمی، فقہی اداروں نیز تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور 104 ملکوں کی نمائندہ تنظیم رابطہ عالم اسلامی کے ساتھ ماریشش، سیریا، افغانستان اور پاکستان کی عدالتوں نے بھی قادیانی کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے، لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ان کے فریب میں نہ آئیں اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اپنے عقائد کو مضبوط و مستحکم کریں۔ مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے کہا کہ 1889ء میں پنجاب کے شہر قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمانوں سے الگ ایک جماعت بنا کر نبوت، مہدویت، مسیحیت اور کرشن واتار ہونے کا دعوی کیا۔ قادیانی عام طور پر دھوکہ دیتے ہیں کہ وہ بھی مسلمانوں کی ہی جماعت ہے مگر سچائی یہ ہے کہ قادیانیت دراصل اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے ایک نئی خطرناک تحریک ہے جو انگریزوں کے اشارہ پر قائم کی گئی ہے، اس موقع خطاب کرتے ہوئے قادیانی مخالف مہم کے محرک وروح رواں حضرت مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی نے کہا کہ قادیانیت کے اس ناسور کو ختم کرنے کے لئے ہم اپنی جان کی قربانی دینے سے بھی گریز

نہیں کریں گے۔ انہوں نے دوٹوک لفظوں میں کہا کہ اس علاقے سے قادیانیت کے جراثیم کا خاتمہ ہی ہمارا اولین مقصد ہے۔ ہم ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے قادیانیت سے آخری دم تک لڑتے رہیں گے۔ اس موقع پر مولانا نورالہدیٰ قاسمی، رکن پارلیمنٹ جناب علی انور، ایم ایل سی غلام غوث، ہارون رشید، محمد اسرائیل رائی، مولانا محمد یوسف انور، قاری شمشیر عالم جامعی، مولانا ضیاء اللہ رحمانی، مولانا حمید الدین مظاہری، حافظ محمد آفاق، حافظ معاذ احمد، شمیم اختر، شاہ جہاں شاد، تجمل حسین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا جبکہ نظامت مولانا عصمت اللہ رحمانی نے کی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس

ہندوستان کی سرحد پر واقع جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا آغاز ۲۱ رنومبر ۲۰۰۸ء کو ہوا، اس افتتاحی اجلاس میں ملک بھر کے اکابر علماء نے خطاب کیا۔ اس اسٹیج سے سبھی علماء کرام نے ایک ہی بات پر زور دیا کہ قادیانت کے سیلاب کو روکنا وقت کی اہم ضرورت ہے، اگر اس پر پشتہ نہیں باندھا گیا تو یہ مسلمانوں کے ایمان و آخرت کو بہالے جائے گا۔ اس موقع پر ارریہ، پورنیہ، کشن گنج، کٹیہار، سپول، سہرسہ اور مدھے پورہ کے سیکڑوں علماء، حفاظ، ائمہ مساجد اور دینی اداروں کے ذمہ داروں کے علاوہ عوام الناس کی کثیر تعداد موجود تھی۔

خطبہ استقبالیہ

خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے بانی ومہتمم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی نے جو مسلسل ۶ ر ماہ سے اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے شب وروز محنت وکاوش کررہے تھے کہا کہ:

برادران اسلام، مہمانان کرام، سامعین عظام!

سب سے پہلے ہم جملہ اراکین، ذمہ داران، اساتذہ اور طلبائے جامعۃ القاسم دارالعلوم

الاسلامیہ اپنے تمام مہمانان کرام اور علماء اسلام کا پرخلوص استقبال کرتے ہیں اور اپنے تمام مہمانوں وسامعین کے بے حد ممنون ومشکور ہیں کہ انہوں نے ہماری دعوت پر یہاں آنے کی زحمت اٹھائی، سیلاب کی قہر سامانیوں نے اس علاقے کے سبھی راستوں کو تہس نہس کردیا ہے جس کی وجہ سے یہاں پہنچنا کافی دشوار ہوگیا ہے پھر بھی محض ناموس رسالت اور دینی فکرمندی کے تحت علماء اسلام کا اتنا بڑا قافلہ یہاں موجود ہے یہ ہمارے لیے نہ صرف مسرت کی بات ہے بلکہ قابل فخر وسعادت بھی ہے۔

سامعین کرام!

دریائے دجلہ کے کنارے اسلام کی سربلندی کے لیے امت اسلامیہ کا ایک پاکباز قافلہ جب خیمہ زن ہوا تھا تو سپہ سالاران اسلام کے پاس نہ دنیاوی وسائل تھے اور نہ جدید ٹکنالوجی سے وہ لیس تھے، البتہ ان کے پاس مستحکم عقیدہ کی دولت تھی اور ان کی رگوں میں ایمانی قوت کا پرجوش خون ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ چنانچہ تاریخ نے اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھا کہ بے سروسامان وہ قافلہ راہ حق میں بلا کچھ سوچے سمجھے نکل پڑا اور کامیابی ان کے قدم چومتی چلی گئی۔ آج جو قافلہ دریائے کوسی کو عبور کرکے یہاں پہنچا ہے اس کے پاس بھی ایمانی حرارت ہے اور عزیمت کی دولت سے وہ مالا مال ہے، انشاء اللہ اس قافلہ کو بھی کامیابی نصیب ہوگی۔

حضرات علماء کرام!

جس مقام پر آپ حضرات تشریف فرما ہیں وہ کوسی کمشنری کا ایک نہایت پسماندہ گاؤں ہے، اس کے پیچھے تاریخی بیرج ہے جو ۵۶؍چھپن دروازوں پر مشتمل ہے، جس کی تعمیر سابق وزیراعظم ہند آنجہانی پنڈت جواہر لال نہرو اور ویرو کرم شاہ مہندر سابق شاہ نیپال کے دور حکومت میں ہوئی تھی۔ اس علاقے میں ہندوستان کی تاریخی ندی کوسی بڑے آب وتاب کے ساتھ جاری رہتی ہے، یہ ندی کہیں بہار لاتی ہے تو کہیں تباہی مچاتی ہے، بالخصوص جولائی؍اگست میں یہ ندی اپنے شباب پر رہتی ہے جس کی وجہ سے مکانات اور فصلیں زیر آب ہوجاتی ہیں اور ہر سال یہاں

کے مزدوروں اور کسانوں کو طرح طرح کے مسائل کا سامنا رہتا ہے۔ چونکہ اس علاقے کے نوے فیصد لوگوں کا ذریعہ معاش زراعت ہے اس لیے سیلاب ان کے لیے ہر برس قہر بن جاتا ہے اور شاید اس علاقے میں غربت کی ایک بڑی وجہ سیلاب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہماری ان آسمانی آفات وآلام سے حفاظت فرمائے (آمین)

حضرات!

یہاں دو کمشنریاں ہیں، کوسی کمشنری اور پورنیہ کمشنری، دونوں کمشنریاں سات اضلاع پر محیط ہیں۔ ان دونوں کمشنریوں کی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ شمال میں نیپال کی لمبی سرحد ہے، شمال مشرق میں ہندوستان کی سات ریاستوں سمیت اروناچل پردیش کا وہ علاقہ بھی ہے جس پر چین ہمیشہ اپنا دبدبہ قائم کرکے ہندوستان کی مشکلیں بڑھاتا رہتا ہے، جب کہ مشرق میں مغربی بنگال کے ساتھ ساتھ بنگلہ دیش کی کھلی سرحد ہے، یوں سمجھا جائے کہ یہ علاقہ نیپال، چین اور بنگلہ دیش کے ہندوستان میں داخل ہونے کا دروازہ ہے۔ چنانچہ جب جب ہندوچین کے آسمانوں میں جنگ کے بادل منڈلاتے ہیں تو یہاں کے لوگ سراسیمگی کی کیفیت سے دوچار ہوجاتے ہیں لیکن جب جب موقع آیا ہے یہاں کے لوگوں نے ہندوستان افواج کی دل کھول کر مدد کی ہے اور حب الوطنی سے سرشار ہوکر ان کا جوش وحوصلہ بڑھایا ہے۔

محترم دوستو!

اسلام کے اصول واساس کے انکار کرنے والے اور ختم نبوت پر یقین نہ رکھنے والے یقینی طور پر اسلام سے خارج اور لائق رد ہیں۔ عالم اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانی چونکہ نہ صرف محمد ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے کا انکار کرتے ہیں بلکہ اسلام کے بہت سے اصولوں کے منکر ومنحرف ہیں اس لئے ان کا اسلام سے کوئی لینا دینا نہیں۔ تاہم قادیانیوں نے عالمی سطح پر مسلمانوں کے ایمان وعقیدہ پر شب خون مارنے کی ایک ہمہ گیر اور منظم مہم چلا رکھی ہے جس سے امت مسلمہ کو محفوظ رکھنا علماء امت کی اولین ذمہ داری ہے۔

ہندوستان کے مختلف علاقوں میں قادیانیوں کی شرانگیز مہم جاری ہے اوران کے مبلغین، اسلام کے نام پر ہی بھولے بھالے مسلمانوں کوکفر وضلالت کی راہ پر لے جارہے ہیں۔ضلع سپول سمیت شمالی بہار کے بعض علاقوں اور نیپال کی ترائی میں قادیانیوں نے کذب وافترااور مال وزر کی بدولت رسوخ حاصل کرلیا ہےاور ڈھائی برس قبل جب شریف عالم نامی شخص سپول کے ضلع مجسٹریٹ کی حیثیت سے تعینات ہوا جو بہار، جھارکھنڈ اور نیپال کے قادیانیوں کا امیر ہے،تو اس علاقہ میں قادیانی فتنہ کومزید قوت حاصل ہوئی اور مذکورہ ڈی ایم نے اپنے عہدے کا غیر آئینی استعمال کرتے ہوئے قادیانی مبلغ کے طور پر مہم چلائی اور بہت سے مفلوک الحال، مسائل و مشکلات سے پریشان اور ناخواندہ مسلمان اس کی دام میں آ گئے۔ جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کے اساتذہ اور مخلصین کے تعاون سے ہم نے جب قادیانیوں کے خلاف مہم چلائی تو ہمیں طرح طرح کی دھمکیاں بھی دی گئیں اور کئی لوگوں کونقصانات بھی اٹھانے پڑے یہاں تک کہ جامعۃ القاسم کے خلاف بھی طرح طرح کے شکوک وشبہات کی باتیں پھیلائی گئیں۔الحمدللہ ہم ثابت قدمی کے ساتھ قادیانیوں کی شرانگیزیوں کے خلاف جدوجہد کرتے رہے۔گرچہ عوامی ،سیاسی اور صحافتی سطح پر جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ،سپول کی سرکردگی میں چلائی گئی مہم اور زبردست جدوجہد کی بناپراس کا تبادلہ ہوگیا ہےلیکن علاقے میں قادیانیت کے جراثیم گاؤں گاؤں تک پھیل چکے ہیں،اس کے سدباب کے لیےقدم اٹھانا ضروری تھاچنانچہ احقرنے ہندوستان بھر کے تقریباً دوسوممتاز علماء کوخطوط تحریر کیےاور صورتحال سے آگاہ کیا۔دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن ،دارالعلوم دیوبند وقف کے مہتمم حضرت مولانا محمد سالم قاسمی ،دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی،امیر شریعت حضرت مولانا سید نظام الدین مدظلہ،مظاہر علوم کے ناظم حضرت مولانا سلمان مظاہری،مظاہر علوم وقف کے ناظم مولانا محمد سعیدی اور درجنوں دیگراکابر علماء اورامارت شرعیہ،جمعیۃ علماء ہند، جماعت اسلامی ہند ودیگر تنظیموں نے بھی خطوط کا جواب دے کرفکر مندی کا اظہار کیا اور ہماری کوششوں کوسراہا نیز

یہ یقین دہانی کرائی کہ تحفظ ختم نبوت مہم میں ان کا بھرپور تعاون ملے گا۔چنانچہ جب اس سلسلے میں احقر نے اپنے چند احباب کو لے کر دارالعلوم دیوبند کا سفر کیااور وہاں ذمہ داران سے ملاقات کی اور راست طور پرانہیں صورتحال سے واقف کرایا تو کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب منصور پوری اور نائب ناظم حضرت مولانا محمد شاہ عالم گورکھپوری صاحب نے مسئلہ کی نزاکت کوسنجیدگی سے لیتے ہوئے ہمیں گراں قدر مشورے دیے اور اپنے تجربات ہمارے سامنے پیش کیے تاکہ قادیانیوں کی شرانگیزیوں کے خلاف عملی اقدامات کیے جاسکیں۔اسی کے ساتھ یہ بھی طے پایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کی نگرانی اور جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ سپول کے زیر اہتمام علماء کا ایک تربیتی کیمپ اوراجلاس عام منعقد کیا جائے،کئی میٹنگوں کے بعد تربیتی کیمپ کا نقشہ کار مرتب ہوا اور اسی فیصلہ کی روشنی میں آج ہم اور آپ یہاں جمع ہیں۔اس علاقہ میں کچھ دنوں سے قادیانی مبلغین کا دوردورہ ہے جہاں سے ان کا انخلاء نہایت ہی ضروری ہے تاکہ مسلمانوں کی ایمان وایقان کی حفاظت کی جاسکے۔

بزرگو اور دوستو!

یہ بات اظہر من الشمس کہ ریاست بہار ہمیشہ سے زرخیز رہی ہے، علماء، صلحا، اتقیاء غوث وقطب اور دانشوران قوم وملت یہاں بڑی تعداد میں پیدا ہوئے جنہوں نے زندگی کے ہر شعبے میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔بے مثال خدمات جلیلہ کے باوجود انہیں نام ونمود اور شہرت سے وحشت رہی اور گمنامی ہی کو پسند کیا۔یہی وجہ ہے کہ علمائے بہار میں اکثر کے حالات مدون نہیں اور نہ ہی بعد کے دنوں میں ان کے حالات کی ترتیب وتدوین کا کوئی اہتمام کیا گیا،گویا بہار کے اہل علم وفن ایک گمنام گلاب کے باغیچے کی طرح رہےاور عالمی سطح پراس باغیچے کی خوشبو پھیلتی رہی اور عوام وخواص معطر ہوتے رہے۔علمی، تحقیقی، تربیتی، تصنیفی، اصلاحی، تبلیغی، تحریکی کاموں میں علماء بہار کا اہم حصہ رہا ہے،امام منطق وفلسفہ صاحب سلم العلوم حضرت علامہ محب اللہ بہاریؒ، شیخ شرف الدین

یحییٰ منیریؒ، صاحب عون المعبود شیخ شمس الحق عظیم آبادیؒ، اسلامی معاشرے کے تشکیل کے نقیب اور بانی امارت شرعیہ مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ اور مجاہد آزادی حضرت سید شاہ محمد علی مونگیریؒ بانی ندوۃ العلماء لکھنؤ کا کردار ہمارے دل و دماغ کو جھنجھوڑتا رہا ہے۔ امیر شریعت حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانیؒ اور حضرت مولانا عبدالصمد رحمانیؒ کے نقوش جمیل سے ایک جہان مستفید ہوا ہے، ادیب شہیر علامہ سید سلیمان ندویؒ، مولانا مناظر احسن گیلانی اور مولانا عبداللہ عباس ندویؒ کی علمی، تحقیقی و تصنیفی کارناموں کو کسی طرح نہیں بھلایا جا سکتا۔ اسی طرح لاتعداد علمائے دینِ متین اس سرزمین میں پیدا ہوئے جسے تاریخ کبھی فراموش نہیں کرسکتی، انہی شخصیات میں سے حضرت اقدس مولانا بشارت کریم صاحبؒ، حضرت مولانا عبدالرؤف داناپوریؒ، مولانا ولایت علیؒ اور مولانا یحییٰ علی عظیم آبادیؒ، شاہ ولی اللہ تحریک کے علم بردار بن کر سامنے آئے اور سب سے اخیر میں علم و ادب اور فقہ و شریعت کے رمز شناس حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ شاہ ولی اللہ تحریک کے میر کارواں کی حیثیت سے عالم اسلام میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ایسے ہی علماء و مفکرین نے علم و تحقیق کی بزم میں چار چاند لگایا اور دعوت و تبلیغ و اصلاح امت کو اپنا فریضہ جان کر زبردست محنت کی۔ صوبہ بہار کی دو عظیم شخصیتوں حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری اور حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجادؒ اس خطہ میں کبھی دینی مزاج و ماحول کے لیے سرگرداں رہے تو کبھی رسوم و بدعات کے خاتمہ کے لیے گاؤں گاؤں کی خاک چھانتے رہے اور کبھی قادیانیت سمیت دیگر فرقۂ باطلہ کی سرکوبی کے لیے شب و روز ایک کرتے رہے۔ ان بزرگوں نے اصلاح معاشرہ اور فرقۂ باطلہ کی سرکوبی کے لیے مدارس و مکاتب کے قیام کی تحریک شروع کی، اسی سلسلۃ الذہب کی سنہری کڑی کے طور پر ”جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ“ بھی ہے جو انتہائی بے سروسامانی کے عالم میں شروع ہوا لیکن اس وقت دس ایکڑ وسیع و عریض اراضی پر پھیلا ہوا یہ ادارہ سینکڑوں کی تعداد میں تشنگان علومِ نبوت اور ۴/درجن سے زائد اساتذہ و ملازمین کا حسین سنگم آپ کی نگاہوں کے سامنے دینی و تعلیمی خدمات انجام دینے میں مصروف ہے۔

بزرگان محترم!

جامعۃ القاسم ابھی قادیانی مشن کے خلاف علمائے حق کا قافلہ لے کر گاؤں گاؤں کا دورہ کر ہی رہا تھا اور اس کے سدباب کے لیے مختلف سطح پر کوشش کر ہی رہا تھا کہ اس علاقے میں باندھ ٹوٹ جانے اور کوسی ندی کا رخ مڑ جانے کی وجہ سے یہاں طلاطم خیز سیلاب نے قہر برپا کردیا۔ یہ ایسا سیلاب تھا تاریخ میں جس کی نظیر نہیں ملتی۔

آپ حضرات کے علم میں بھی ذرائع ابلاغ کے ذریعہ یہ بات آئی ہوگی کہ شمالی بہار میں سیلاب سے جو تباہی و بربادی ہوئی ہے اس کا خاص مرکز ضلع سپول کے ہی دیہی علاقے اور مدھے پورہ، پورنیہ اور ارریہ ہیں۔ واضح ہو کہ سیلاب کی قہرسامانی کا شکار جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ راست طور پر ہوا۔ اس علاقہ کی سیکڑوں غریب بستیاں اس طوفانی سیلاب میں بہہ چکی ہیں جس کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے۔ کوسی ندی کا جو پشتہ ٹوٹا ہے اور جس نے یہ تباہی مچائی ہے وہ جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ سے محض 30 کلومیٹر دوری کے فاصلہ پر ہے، اس پشتہ کے ٹوٹنے سے تقریباً0 22 کلومیٹر کا علاقہ اس طرح پانی کی زد میں آیا کہ کچے مکانات بالکل بہہ گئے، یا منہدم ہو گئے، لوگوں کو اتنا وقت نہیں ملا کہ وہ اپنے غلے، جانور وغیرہ نکال کر محفوظ مقام پر رکھ سکیں، اس طوفان بلا خیز میں یا تو لوگوں نے اونچی سڑکوں پر پناہ لی یا پھر پختہ مکانات کی چھتوں پر۔ ارریہ، سپول پرتاپ گنج، نرپت گنج، سہرسہ، مدھے پورہ، کٹیہار، کھگڑیا کے تقریباً 9000 گاؤں بالکل تباہ ہو چکے ہیں، یہ اعداد و شمار سرکاری ہیں، حقیقی تعداد اس سے بھی زیادہ ہے، سرکاری اعداد و شمار اور ذرائع ابلاغ کے مطابق اس سیلاب سے تقر 12 اضلاع کے ڈیڑھ کروڑ لوگ متاثر ہوئے جن میں 40 لاکھ لوگ بے گھر ہوئے، انسانی لاشیں بہتی ہوئی دکھائی دیتی رہیں۔ جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ کی چھتوں پر تقریباً 10 ہزار افراد نے اولاً پناہ لی لیکن جب چاروں طرف سے سیلاب نے گھیر لیا تو انہیں بوٹ اور کشتی سے محفوظ مقامات پر لے جایا گیا۔

جامعۃ القاسم کے احاطہ میں چار فٹ سے زیادہ پانی تھا اور دارالاقامہ کے ساتھ جامعہ

کی دیگر عمارتوں مثلا لائبریری میں پانی گھس گیا، چونکہ طلبا کی چھٹی ہوچکی تھی اس لیے جانی اتلاف تونہیں ہوا البتہ جامعہ کے گودام میں رکھے ہوے غلوں کونہیں نکالا جاسکا اور پانی کی وجہ سے سب تباہ وبرباد ہوگیا۔ ہزاروں کتابیں پانی میں خراب ہوگئیں۔صورتحال اس قدر خراب ہوگئی کہ علاقہ خالی ہوگیا، دکانیں بند، شہر تک آنے جانے کے ذرائع نہیں، ان حالات میں جامعہ کے اراکین نے 2 عدد موٹر بوٹ کانظم کیا جس کا یومیہ کرایہ بھی ادا کرنا پڑا، اس کے علاوہ مصیبت کی اس گھڑی میں جامعہ کی ریلیف ٹیم علاقے میں ہنگامی طور پر پریشان اور بھوکے پیاسے لوگوں کو صرف انسانیت کی بنیاد پر کھانے کے پیکٹ تقسیم کیے۔ چاول، چوڑا، موڑھی، بچوں کے لیے دودھ کے پیکٹ، موم بتی، ماچس اور سیکڑوں پلاسٹک کے ترپال تقسیم کیے گئے۔

سیلاب کی تباہی نے علاقے میں بھکمری کی کیفیت پیدا کردی تھی لیکن الحمدللہ ہندوستان بھر کی مختلف تنظیموں اور حکومت کی ریلیف وبازآبادکاری نے لوگوں کو بڑا حوصلہ دیا، ایسے وقت کا فائدہ اٹھا کر قادیانیوں نے بہت سے لوگوں کو ریلیف کے نام پر دام فریب میں لانا چاہا جب ہمیں اس کی اطلاع ہوئی تو ہم نے ایک بار پھر اس کی جانب توجہ دی اور گاؤں گاؤں بیداری کا کام کیا اور یہ تربیتی کیمپ بھی اسی سلسلے کی امتیازی کڑی ہے۔

حضرات سامعین!

اس تاریخی موقع پر آپ تمام حضرات کی حاضری کو میں اپنے لیے سعادت کی بات سمجھتا ہوں اور آپ سبھوں کا بے حد ممنون ومشکور ہوں، ایسے حالات میں جب کہ محض تین کلومیٹر کے فاصلے کو طے کرنے میں تین سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے جانا پڑ رہا ہے آپ حضرات نے پریشانیاں جھیل کر یہاں تک کا سفر کیا اس کا بہترین بدلہ اللہ ہی دینے والا ہے تاہم ہماری میزبانی میں اگر کوتاہی رہی ہو تو معاف فرمائیں گے۔اس موقع اکابر علماء نے جو رہنمائی کی ہے اس کی روشنی میں آپ سب یہ عہد کریں کہ ہم دین وشریعت کے تحفظ کے لیے ہمہ دم سرگرم ومستعد رہیں گے۔اللہ تعالی ہم سب کو کہنے سننے سے زیادہ عمل کی توفیق عنایت فرمائے۔آمین۔

پیغام

حضرت مولانا سید محمد رابع صاحب حسنی ندوی

ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ وصدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

برادران اسلام! ادھر چند برسوں سے قادیانیت کے فتنہ نے ہندوستان، پاکستان اور دنیا کے دوسرے ممالک میں پھر سے سراٹھایا ہے، ان کا مرکز لندن اور پیرس وغیرہ میں ہے جس کی وہ سرپرستی کررہا ہے، یہ کام کس کے اشارہ پر ہو رہا ہے اس کو سمجھنا زیادہ مشکل نہیں ہے، اس وقت دنیا کی مسلم دشمن طاقتیں کھل کر اسلام کو ختم کرنے یا نورحق کو بجھانے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں اور ان کے بعض لوگ تو برملا کہتے ہیں کہ ہمیں تو اسلام کو توڑنا یا ختم کرنا ہے، اس لئے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے جتنے طریقے ہوسکتے ہیں ان کے لئے بڑے مصارف اٹھائے جارہے ہیں، ایسے حالات میں قادیانیت کا فتنہ پوری قوت کے ساتھ سراٹھا رہا ہے اور جگہ جگہ اس کے کار پرداز پیسے اور غلط بیانی کے ذریعہ اس میں مبتلا کرنے کا سلسلہ قائم کئے ہوئے ہیں۔

دیہاتوں میں جہاں عموماً کم پڑھے لکھے اور دین سے ناواقف لوگ ہیں، مسجدوں میں قبضہ اور اماموں کو اونچی تنخواہ کا لالچ دے کر اپنے کو صحیح داعی حق ظاہر کرکے اسلام کی دیوار میں نقب لگا رہے ہیں، ہم سب پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ ہم مسلمانوں کو اس خطرہ سے آگاہ کریں اور اپنے ان اسلاف کی پیروی کریں جنہوں نے گذشتہ صدی میں جب یہ فتنہ زور پکڑ رہا تھا، جس کی سرپرستی برطانوی سامراج کررہا تھا، مقابلہ کیا اور فتنہ کو تقریباً ختم کردیا تھا، آج ہم پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ یہ فتنہ پھر ابھر رہا ہے، اس کا ہم پھر سے مقابلہ کریں۔

اس کا مقابلہ کرنا زیادہ دشوار اس لئے نہیں ہے کہ اس میں جھوٹ اور لالچ سے کام لیا جاتا ہے، اس کے اس دھوکہ کو واضح کردیا جائے اور یہ بتایا جائے کہ خاتم النبیین اور رسول برحق سیدنا حضرت محمد مصطفی (ﷺ) کی نبوت کے مقابلہ میں یہ جھوٹی نبوت کھڑی کی گئی ہے، اور اس میں جھوٹی باتوں

کا سہارا لیا گیا ہے، اور اس طرح لوگوں کے ایمان کو خطرہ میں ڈالا جا رہا ہے۔ یہ باتیں اتنی واضح ہیں کہ اس کو لوگوں کو بتا دینا ہی اس فتنہ کے روک دینے کے لئے مفید ہے، لیکن اس کے لئے کوشش کرنے اور وقت صرف کرنے کی ضرورت ہے، اور یہ ہم سب کا فریضہ ہے جو حضرت خاتم الرسل سیدنا محمد رسول اللہ (ﷺ) کے ماننے والے ہیں، یہ آپ کی عزت پر حملہ ہے، ایسی صورت میں کسی بھی صاحب ایمان کے لئے کیا گنجائش رہ جاتی ہے کہ ایسے موقع پر وہ چپ رہے اور مقابلہ نہ کرے۔

ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی کو کہ وہ اس کے لئے علماء کا تربیتی کیمپ اور ایک عظیم اجتماع منعقد کر رہے ہیں تاکہ اس فتنہ کے شر کو سب کے سامنے کھول کر بیان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ مفید بنائے۔
میں اپنی صحت کی بعض کمزوریوں کی وجہ سے اس میں حاضر نہیں ہو پا رہا ہوں، لہٰذا اپنے الفاظ اور زبان سے شرکت کا شرف حاصل کر رہا ہوں، اور میری طرف سے کوئی نمائندہ میرے ان الفاظ کے ساتھ شریک اجتماع ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ مفید بنائے۔

پہلی نشست کی صدارت کرتے ہوئے حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے کہا کہ آج کا دن تقریر اور خطاب کا نہیں بلکہ ان بنیادی باتوں کو سمجھنے کا ہے جس کی وجہ سے اس علاقہ میں قادیانیت زور پکڑتی جا رہی ہے۔ انہوں نے قرآن و حدیث اور روزائی کتب و تاریخ کے حوالے سے انتہائی سادگی کے ساتھ مدلل انداز میں علماء کو اس فتنہ کی خطرناکی اور اسلام مخالف خیالات و نظریات آپ کا بیان تقریباً تین گھنٹہ تک مسلسل جاری رہا (پروگرام کی سی ڈی تیار ہو چکی ہے تفصیل کے لئے اسے دیکھا جائے) طرف توجہ دلائی۔ قاری محمد عثمان منصور پوری نے کہا کہ قادیانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے بلکہ آپ کے بعد مرزا غلام احمد قادنی کو نبی مانتے ہیں۔ مسلمان قادیانیوں کی عبادت گاہ دیکھ کر دھوکہ نہ کھائیں اور ان کے چال میں نہ پھنسیں کیونکہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے استاذ حدیث

مولانا خالد غازی پوری نے قادیانی کو مسلم دشمن طاقتوں کا حربہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کے اسلام سے خارج ہونے پر علماء کا اتفاق ہے۔ برطانیہ سے تشریف لائے مولانا یعقوب اسماعیل منشی قاسمی نے غربت و جہالت کو قادیانیت کے پنپنے کی وجہ بتاتے ہوئے کہا کہ اس سلسلے میں علماء کی تساہلی کوتاہی بھی کم ذمہ دار نہیں ہے۔

انہوں نے کہا کہ علماء کی عدم توجہی کے سبب قادیانیوں نے نیپال کی سرحد تک اپنا اثر ورسوخ بڑھا لیا ہے اس لئے ہمیں نہایت ہی ذمہ داری کے ساتھ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے پیش قدمی کرنا چاہئے۔ مولانا مفتی احمد دیولا گجرات نے کہا کہ اپنوں کی لاپرواہی کا نتیجہ ہے کہ قادیانی فتنہ پنجاب سے یہاں تک آ پہنچا ہے۔ اس موقع پر کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم کے نائب ناظم مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے نہ صرف علماء کو ٹریننگ دی بلکہ قادیانیت کے متعلق علماء اور سرکاری عدالتوں کے فیصلوں پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے قادیانیوں کے مرتد، زندیق اور دائرہ اسلام میں کبھی بھی داخل نہ رہنے کے پختہ دلائل عملی اور سادہ انداز میں پیش کئے۔ ان کے علاوہ مولانا مفتی محمد نسیم شیخ الحدیث مدرسہ نور الاسلام میرٹھ، مولانا مشتاق احمد استاذ دارالعلوم وقف دیوبند، مولانا مفتی محمد راشد قاسمی استاذ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور و نگراں شعبہ تحفظ ختم نبوت، مولانا نور الحق رحمانی پٹنہ نے بھی خطاب کیا اور فتنہ قادیانیت کی باریکیوں سے عوام کو واقف کرایا، اس کانفرنس میں کوسی اور پورنیہ کمشنری کے ۵۰۰ (پانچ سو) سے زائد علماء، ائمہ اور مدارس کے ذمہ داروں کو ٹریننگ دی گئی تاکہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں جا کر قادیانیت کی سرکوبی کے لئے منظّم طور پر تحریک چلا سکیں۔ کوسی ندی کی تباہی سے گھرے اس دور دراز علاقے میں آخری دن تقریباً ۳۰، ۳۵ ہزار ناموس رسالت کے پروانوں نے شرکت کی۔

پریس کانفرنس

جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی سپول میں سہ روزہ تربیتی کیمپ و تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے اختتام پر پریس کانفرنس ہوئی، جس میں رکن پارلیمنٹ علی انور نے مفتی محفوظ الرحمٰن

عثمانی کی قیادت وسرپرستی میں منعقدہ سہ روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس اور تربیتی کیمپ کے پر امن اختتام کے لئے ان کو مبارکباد دی اور کہا کہ قادیانیت کے خلاف منعقدیہ اجلاس نہایت ہی کامیاب رہا۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے قومی صدر علی انور انصاری نے کہا کہ ملک کے مسلمان ایک عجیب طرح کے گرداب میں پھنسے ہوئے ہیں، ایک دشمن کھلے طور پر ہمیں چیلنج کر رہا ہے اور دوسرا پوشیدہ طور پر ہماری پیٹھوں میں چھرا گھونپنے کا کام کرتے ہیں اور یہی دشمن سب سے زیادہ خطرناک ہیں مگر مسلمانوں کا محافظ اللہ ہے ایسے لوگوں سے مسلمانوں کو ہوشیار رہنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو ایک حکمت عملی کے تحت اس گرداب سے نکلنا ہوگا۔ جذباتی نعروں میں نہ پڑ کر تعلیم اور روزگار پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی نے سہ روزہ تحفظ ختم نبوت اور تربیتی کیمپ کی رپورٹنگ اور سبھی پروگراموں کے کوریج کے لئے اخباروں کے نمائندوں کا شکریہ ادا کیا۔

تحفظ ختم نبوت سے متعلق کتب ولٹریچر کی اشاعت

سہ روزہ تربیتی کیمپ وتحفظ ختم نبوت کانفرنس کے لئے جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کے شعبہ تحفظ ختم نبوت کی جانب سے تقریباً دودرجن سے زائد کتب اور ہزاروں کی تعداد میں پمفلٹ اردو اور ہندی زبان میں شائع کے گئے جسے اجلاس میں شریک علماء میں مفت تقسیم کیا گیا۔

ان کتابوں میں مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں:

(۱) اسلام اور قادیانیت عقائد کی روشنی میں

(۱) قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں

(۲) مجموعۂ رسائل (علامہ نور محمد ٹانڈوی رحمۃ اللہ علیہ)

(۳) قادیانی گروہ زندیقوں کی طرح تحریک ارتداد چلا رہا ہے

(۴) قادیانیوں کی چال سے ہوشیار رہیں!

(۵) قادیانیت انگریزوں کا خود کاشتہ پودا (اردو، ہندی)

(۷) عام مسلمانوں کو قادیانیت کی حقیقت سمجھانے کا طریقہ (ہندی)

(۸) ایمان اور کفر کی حقیقت (ہندی)

(۹) قادیانیت کے متعلق علمائے اسلام اور سرکاری عدالتوں کا فیصلہ

(۱۰) قادیانی تحریروں کی روشنی میں

(۱۱) قادیانیوں کی سیاسی وسماجی پوزیشن

(۱۲) دین اسلام سے قادیانیوں کا کوئی تعلق نہیں (ہندی) وغیرہ

(۳۱) محمد رسول اللہ کے بعد کوئی نبی نہیں

(۱۴) قادیانیت منظر وپس منظر

(۱۵) قادیانیوں کو غور وفکر کی دعوت

تحفظ ناموس رسالت کی مہم کا اعتراف قادیانیوں نے کیا

شعبہ تحفظ ختم نبوت جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کے زیر اہتمام سپول، مدھے پورہ کھگڑیا، مونگیر، ارریہ اور پورنیہ کے مختلف علاقوں میں قادیانیت کی سرکوبی اور اس فتنہ سے لوگوں کو واقف کرانے کے لئے مسلسل تین ماہ تک مہم چلائی گئی۔ پورے تین ماہ تک چلنے والی قادیانی مخالف یہ مہم بحمد للہ بہت حد تک کامیاب اور کارگر ثابت ہوئی اس کا اندازہ اس سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ جماعت قادیانیہ کے ترجمان ہفت روزہ ''بدر'' میں جامعۃ القاسم اور مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی (بانی جامعہ) کی مساعی وکوشش کا اعتراف خود قادیانیوں نے کیا ہے، چنانچہ ہفت روزہ 'بدر' ۷/ربیع الاول ۱۴۳۰ھ مطابق ۵/ مارچ ۲۰۰۹ء کے شمارہ نمبر 10 اور جلد نمبر 58 میں صفحہ نمبر 5 پر ''منقولات سامان عبرت'' کے تحت قادیانی رقم طراز ہیں ''سپول بہار کے جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے والے مولوی مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی بانی ومہتمم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مغربی سپول بہار کے عبرت انگیز مضمون کا ایک حصہ ملاحظہ فرمائیں، جس میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے احمدیت کی شدید مخالفت کی اور ابھی وہ ''قادیانی مشن'' کے خلاف دورہ کر رہی

رہے تھے کہ کسی طرح سیلاب کے عذاب نے ان کے اوران کے مدرسہ کو جو احمدیت کی مخالفت کا گڑھ تھا تباہ وبرباد کردیا، قرآن مجید میں خدا کے مامورین کی مخالفت کرنے والوں پر آنے والے سیلاب کے عذاب کا بھی ذکر موجود ہے، وہی عذاب ان مخالفین پر ٹوٹا ہے (ادارہ)''

قادیانیوں نے اس مہم کا رخ گرچہ دوسری جانب موڑ دیا ہے مگر سچائی یہی ہے کہ جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کی قادیانیت مخالف مہم نہ صرف بہار بلکہ دنیا بھر کے قادیانی خیمہ میں ایک ہلچل مچادی ہے۔ صرف تحفظ ناموس رسالت ہی کی خدمات کا ثمرہ تھا کہ کوسی ندی کا تباہ کن سیلاب جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کے قریب آکر اپنا رخ موڑ لیا جبکہ ۵۵ سے ۶۰ کیلومیٹر چوڑائی اور ۲۴۰ کیلومیٹر لمبائی میں صرف جامعۃ القاسم میں ابتدائی ۱۲ دنوں تک تقریباً دس ہزار لوگ پناہ گزیں تھے جس کی تمام اخراجات جامعۃ القاسم نے پورا کیا اس تعلق سے خوش آئندہ بات یہ ہے کہ جامعہ کی یہ مہم تاحال جاری وساری ہے۔

اخبارات ورسائل

قادیانی مخالف مشن کی رپورٹیں مسلسل مقامی اورقومی اخبارات میں مع تصاویر کے شائع ہوتی رہیں۔ اس میں اردو، ہندی اورانگریزی کے اخبارات نے جن اخباروں ورسائل نے پوری ذمہ داری سے خبریں شائع کی جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کے تربیتی کیمپ اوراجلاس و کانفرنس کو اہمیت کے ساتھ جگہ دی اور شائع کیا ان میں روزنامہ راشٹریہ سہارا، روزنامہ قومی تنظیم پٹنہ، روزنامہ فاروقی تنظیم پٹنہ، روزنامہ پندار پٹنہ، روزنامہ ہندوستان ایکسپریس نئی دہلی، روزنامہ صحافت نئی دہلی، روزنامہ ہمارا سماج نئی دہلی، ہفت روزہ عالمی سہارا نئی دہلی، ہندی روزنامہ ہندوستان پٹنہ، دینک جاگرن پٹنہ، ہندی روزنامہ آج پٹنہ کے علاوہ ماہ نامہ دارالعلوم، (جلد ۹۳ شمارہ ۲/فروری ۲۰۰۹ء) پندرہ روزہ آئینہ دارالعلوم (جلد نمبر ۳ شمارہ نمبر ۵۹-۶۰ یکم دسمبر تا ۳۱/دسمبر ۲۰۰۸ء) اور جمعیۃ علماء ہند کے ترجمان ''الجمعیۃ'' (جلد ۲۲ شمارہ ۸/۲۰ تا ۲۶/فروری ۲۰۰۹ء) نے اجلاس کی مکمل روداد شائع کی ہے۔

ماہنامہ دارالعلوم دیوبند جلد نمبر: ۹۳ شمارہ نمبر: ۲ صفر/ ۱۴۳۰ھ مطابق فروری/ ۲۰۰۹ء، پندرہ روزہ آئینہ دارالعلوم دیوبند جلد نمبر: ۳ شمارہ نمبر: ۵۹-۶۰ یکم/دسمبر تا ۳۱/دسمبر ۲۰۰۸ء مطابق ۲/ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ اورہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی جلد نمبر: ۲۲ شمارہ نمبر: ۸ ۲۰ تا ۲۶/فروری ۲۰۰۹ء ۲۴ تا ۳۰/صفر المظفر ۱۴۳۰ھ نے سہ روزہ تحفظ ختم نبوت کی حسب ذیل رپورٹ شائع کی ہے:

سہ روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کیمپ ویک روزہ کانفرنس

جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ سپول، بہار

زیرنگرانی کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

از: مفتی جاوید اختر مظاہری

صدرالمدرسین جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ

۱۹ تا ۲۱/نومبر ۲۰۰۸ء تک نشستوں پر مشتمل تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر سہ روزہ تربیتی کیمپ زیرنگرانی کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند اور زیراہتمام جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی، ضلع سپول منعقد ہوا۔ ہر نشست کی صدارت وقیادت عظیم المرتبت شخصیات نے کی۔

پہلی نشست منعقد ۱۹/نومبر ۲۰۰۸ء

تربیتی کیمپ کی پہلی اورافتتاحی نشست ۱۹/نومبر ۲۰۰۸ء بروز بدھ بعد نماز فجر منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعوم دیوبند نے فرمائی اور حضرت مولانا مفتی محمد مشاق احمد صاحب قاسمی استاذ حدیث دارالعلوم وقف دیوبند مہمان خصوصی تھے۔ تلاوت قرآن اورنعت کے بعد حضرت الحاج مفتی محفوظ

الرحمٰن عثمانی صاحب دامت برکاتہم بانی ومہتمم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی، سپول نے تربیتی کیمپ کے تقاضہ وضرورت پر مفصل روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ جب سے ہمارے مسلم اکثریتی ضلع سپول کی باگ ڈور ضلع مجسٹریٹ شریف عالم قادیانی نے سنبھالی ہے اس کی سرکاری اثر ورسوخ سے مرعوب ہوکر بہت سے عوام تو عوام، اس علاقہ کے بعض مولوی، اور قوم کے ذمہ دار کہلانے والے سماجی لیڈران بھی فتنۂ قادیانیت میں مکمل گرفتار ہو چکے ہیں۔ ان حالات میں تقاضا یہ تھا کہ اس فتنہ کے سدباب کے لیے کوئی موثر عملی اقدام کیا جائے۔ اس سلسلہ میں دارالعلوم دیوبند کے مشورے سے جامعۃ القاسم نے تربیتی کیمپ کا بیڑا اٹھایا ہے تاکہ فتنہ کی سرکوبی کے ساتھ ساتھ عوام وخواص میں اس کے خلاف موثر بیداری پیدا کی جاسکے۔ الحمدللہ آج کی پہلی نشست میں ہم اور آپ شریک ہیں نیز تمام سامعین سے یہ عہد کرایا کہ ضرورت پڑی تو جان، مال قربان کیے جاسکتے ہیں مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ سپول کا مسلمان اپنے پیارے نبی ﷺ کا جاہ وجلال دے دیں۔ انشاء اللہ ہمیں قادیانیت کو اس کی اصل بنیاد جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہوگا۔

مفتی صاحب موصوف کے بعد، حضرت مولانا صغیر احمد صاحب رحمانی، رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لا بوڈ سابق استاذ حدیث جامعہ رحمانی خانقاہ مونگیر نے تفصیل سے علاقے کے حالات کو بیان کیا۔ یہاں تک کہ ان لوگوں کا نام بھی شمار کرایا جو فتنۂ قادیانیت میں ملوث ہو چکے تھے اور ان کا تعلق قادیانی ڈی ایم سے تھا۔

نشست کے اخیر میں حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری دامت برکاتہم نے اپنے افتتاحی وکلیدی خطبہ میں تربیتی کیمپ کے اصول وضوابط اور اس کے مقاصد پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ کل ہند مجلس کا قیام ۱۹۸۶ء میں عمل میں آیا تھا اس کے تحت منعقد کیے جانے والے تربیتی کیمپوں کی ایک کامیاب کڑی آج کی یہ نشست بھی ہے۔ انشاء اللہ یہ کیمپ ضلع سپول کے قادیانیوں کی تابوت میں آخری کیل ثابت ہوگا۔ یہ نشست ۱۲/بجے حضرت موصوف ہی کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

عصر اور مغرب کے درمیان سوال وجواب کی مجلس رہی جس میں حضرت مولانا شاہ عالم صاحب نے حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے موضوع کے تعلق سے کوئی بھی سوال کوئی بھی شخص پوچھ سکتا تھا۔ ماشاء اللہ یہ مجلس اہل علم حضرات کے لیے نہایت مفید وکارآمد رہی۔

دوسری نشست منعقدہ ۱۹/نومبر ۲۰۰۸ء

بعد نماز مغرب متصلاً تربیتی کیمپ کی دوسری نشست کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید اور نعت سے ہوا۔ اس نشست کی صدارت لندن کی معروف علمی شخصیت، حضرت مولانا محمد یعقوب منشی قاسمی صاحب زیدمجدہ، صدر مجلس تحقیقات شرعیہ ڈیوزبری برطانیہ، نے فرمائی اور صوبہ گجرات کے معروف وممتاز بزرگ حضرت مولانا مفتی احمد دیولا صاحب مدظلہ العالی مہتمم جامعہ علوم القرآن جمبوسر ضلع بھروچ گجرات، مہمان خصوصی تھے۔

اس نشست میں حضرت مولانا شاہ عالم قاسمی صاحب کا ردقادیانیت کے موضوع پر باضابطہ تربیتی بیان شروع ہوا۔ تین سو سے زائد علماء آپ کے درس میں شریک رہے۔ آپ نے اپنے مخصوص اور دلچسپ لب ولہجے میں فرمایا کہ مرزا قادیانی کی متناقص عبارات جو اس کی کتابوں میں موجود ہیں وہ خود اس کی تردید کے لیے کافی ہیں۔ مرزا قادیانی کی تحریروں سے واضح کیا کہ قادیانیت کوئی مذہب نہیں بلکہ فتنہ ہے اور اس کے لیے اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے گریز کیا جائے۔

بعدہٗ حضرت مولانا عبداللہ صاحب بخاری امام وخطیب جامع مسجد مونگیر نے مختصراً اس موضوع پر خطاب فرمایا پھر حضرت مولانا نسیم احمد مظاہری شیخ الحدیث جامعہ عربیہ نورالاسلام میرٹھ نے حضرت مولانا حکیم الاسلام صاحب انصاری دامت برکاتہم خلیفہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ صاحب سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند کا ارسال کردہ پیغام سنایا۔

جامعۃ القاسم کی دینی خدمات اور حضرت الحاج مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب کی کامیاب محنت اور ملکی وملی خدمات پر حضرت مولانا مفتی احمد دیولا مہتمم جامعہ علوم القرآن جمبوسر بھروچ گجرات نے خوشی اور مسرت اور بھرپور اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یقیناً جامعۃ

القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی ضلع سپول، بہار کا وہ ممتاز ادارہ ہے جس نے اپنے علاقہ اور قوم کی ہر موڑ پر رہنمائی کی ہے اور ضلالت وگمراہی سے نکال کر صراطِ مستقیم پر لانے کی کامیاب کوشش کی ہے جس کی ایک تازہ جھلک آج کا یہ سہ روزہ تربیتی کیمپ وتحفظ ختم نبوت کانفرنس ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد احسان احمد صاحب قاسمی نائب مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند نے خطیب الاسلام حضرت مولانا محمد سالم صاحب قاسمی مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند کا ارسال کردہ تحفظ ختم نبوت کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ پھر اخیر میں حضرت مولانا یعقوب منشی صاحب قاسمی صدر مجلس تحقیقات شرعیہ برطانیہ نے اپنی بے انتہا خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ نے ملک وملت کی فلاح و بہبود کے لیے جو قدم اٹھایا ہے اور اس میں وہ صد فیصد کامیاب ہیں اور جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کے یہاں کے اساتذہ اور طلبہ سہ روزہ تربیتی کیمپ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے کامیابی کی دلیل کے لیے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب کو ایسے کاموں کے لیے قبول فرمائے اور ہم سب کو ہر طرح کے تعاون کی توفیق عطا فرمائے۔ اخیر میں آپ ہی کی دعا پر شب میں ۱۱؍بجے اس نشست کا اختتام ہوا۔

تیسری نشست ۲۰؍نومبر ۲۰۰۸ء

تربیتی کیمپ کی تیسری نشست ۲۰؍نومبر بروز جمعرات، بعد نماز فجر متصلاً ۶ تا ۸؍بجے زیر صدارت استاذ الاساتذہ حضرت مولانا صغیر احمد صاحب رحمانی رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ اور سابق استاذ حدیث جامعہ رحمانی خانقاہ مونگیر منعقد ہوئی۔ اور المعہد العالی للتدریب فی القضاء والافتاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کے استاذ حضرت مولانا نورالحق صاحب رحمانی مہمانِ خصوصی رہے۔ تلاوت قرآن مجید ونعت پاک کے بعد حضرت مولانا محمد راشد صاحب قاسمی ناظم شعبۂ تحفظ ختم نبوت جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کا خطاب ہوا جس میں آپ نے نزول عیسیٰؑ پر بڑی تفصیلی گفتگو فرمائی اور اخیر میں آپ کی دعا پر نشست کا اختتام ہوا۔

چوتھی نشست ۲۰؍نومبر ۲۰۰۸ء

ناشتہ کے بعد تربیتی پروگرام کی چوتھی نشست کا آغاز ٹھیک ۹؍بجے تلاوت قرآن مجید و نعت پاک سے ہوا جس کی صدارت حضرت مولانا نورالحق صاحب رحمانی استاذ المعہد العالی للتدریب فی القضاء والافتاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ نے فرمائی۔ اس نشست میں حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری کا تفصیلی تربیتی خطاب ہوا جس سے علماء مدارس، ائمہ مساجد اور تمام شرکاءِ تربیتی کیمپ کی اس موضوع پر ہمہ جہت تشنگی دور ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یقیناً اس موضوع پر جن خوبیوں سے نوازا ہے تمام ہی علماء نے برملا اس کا اعتراف کیا۔ ایک بجے پھر آپ ہی کی دعا پر نشست کا اختتام ہوا۔

عصر ومغرب کے مابین حسب سابق سوالات وجوابات کی مجلس ہوئی جس میں جناب مولانا راشد قاسمی صاحب گورکھپوری استاذ شعبۂ تحفظ ختم نبوت مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور اور حضرت مولانا صغیر احمد صاحب رحمانی تھے۔

پانچویں نشست ۲۰؍نومبر ۲۰۰۸ء

تربیتی پروگرام کی پانچویں نشست کا بعد نماز مغرب آغاز ہوا۔ اس نشست کی صدارت حضرت مولانا خالد صاحب غازی پوری استاذ حدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ، معتمد ونمائندہ مدبر اسلام حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ و ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے صدارت فرمائی۔ حضرت مولانا قاری سید محمد عثمان صاحب منصورپوری ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند مہمان خصوصی رہے۔ تلاوت ونعت کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد مشتاق احمد صاحب قاسمی استاذ حدیث دارالعلوم وقف دیوبند نے والدین کے حقوق، علماء کا ادب اور حصول علم کی فضیلت پر سیر حاصل خطاب فرمایا۔ اس کے بعد حضرت مولانا نورالحق صاحب رحمانی امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ نے اپنے خطاب میں زور دیا کہ بچوں کو تعلیم سے آراستہ کرنا بہت

ہی ضروری ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ اسکول کی تعلیم نہیں دی جائے بلکہ ہر شخص اپنے بچے کو دینی و مذہبی تعلیم کے ساتھ دنیوی تعلیم بھی دے۔ موصوف کے بعد جناب مولانا اشتیاق احمد صاحب مبلغ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند نے کذبات مرزا کے عنوان پر بیان فرمایا۔

اخیر میں حضرت مولانا محمد خالد صاحب ندوی دامت برکاتہم استاذ حدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ نے اپنے کلیدی خطبہ سے قبل حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کا پیغام سنایا اور آپ ہی کی دعا پر ۱۰؍بجے شب نشست کا اختتام ہوا۔

چھٹی نشست ۲۱؍نومبر ۲۰۰۸ء

تربیتی پروگرام کی چھٹی نشست ۲۱؍نومبر ۲۰۰۸ء کا آغاز یوم الجمعہ بعد نماز فجر تلاوت و نعت سے ہوا۔ حضرت مولانا قاری سید محمد عثمان صاحب منصور پوری سابق نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند و ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند وصدر جمعیۃ علماء ہند دہلی نے اس نشست کی صدارت فرمائی اور حضرت مولانا عبدالمتین صاحب رحمانی مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ گڑھیا نرپت گنج ضلع ارریہ، کا سحر انگیز خطاب ہوا۔ آپ نے امت کو للکارتے ہوئے فرمایا کہ ایمان کی حفاظت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس کے بعد حضرت قاری محمد عثمان صاحب منصور پوری کے بدست سند شرکت سہ روزہ تربیتی کیمپ اور بدست حضرت الحاج مفتی محفوظ الرحمٰن صاحب عثمانی شرکاء کے درمیان اس موضوع کی اہم کتابیں بیگ کے ساتھ تقسیم کی گئیں اور حضرت قاری سید محمد عثمان صاحب منصور پوری مدظلہ کی دعا پر ۸؍بجے اس نشست کا اختتام ہوا۔

ساتویں نشست ۲۱؍نومبر ۲۰۰۸ء

ناشتہ کے بعد اجلاس عام ہوا جس کی صدارت حضرت قاری سید محمد عثمان صاحب منصور پوری ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند نے فرمائی۔ تلاوت ونعت کے بعد مختلف علماء کرام کا بیان ہوا۔ تحفظ ختم نبوت کے پروانہ، جناب ایم پی علی انور صاحب نے اپنے

ولولہ انگیز بیان میں فرمایا کہ انشاء اللہ فتنۂ قادیانیت کو ہم جڑ سے مٹانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے بس آپ لوگوں کا تعاون ہمارے ساتھ رہے، ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن یہ نہیں برداشت کر سکتے کہ ہمارے نبی ﷺ کی شان میں کوئی گستاخی کرے۔ بعدہٗ حضرت قاری سید محمد عثمان صاحب منصور پوری ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کا تفصیلی خطاب ہوا۔ تربیتی پروگرام میں شریک مختلف اضلاع کے ذمہ دار علماء نے اپنے اپنے تاثرات بھی تحریراً وتقریراً پیش کیے۔ اخیر میں حضرت قاری سید محمد عثمان صاحب منصور پوری کی دعاء سے قبل استاذ العلماء حضرت مولانا صغیر احمد صاحب رحمانی مدظلہ العالی اوّلاً علاقہ کی خطرناک صورت حال پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد آپ نے تربیتی کیمپ کے تعلق سے اپنے تاثرات ظاہر کیے اور بھرپور اطمینان کا بھی اظہار فرمایا۔ آپ نے اپنے بیان میں بجاطور پر یہ فرمایا کہ ہمارا مطالعہ اس موضوع پر ایک عرصہ سے ہے اور خانقاہ رحمانی میں رہتے ہوئے اس موضوع پر بہت کچھ کام بھی کیا ہے لیکن اس تربیتی کیمپ میں شرکت اور بطور خاص حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری مدظلہ کے بیانات سے جو معلومات حاصل ہوئیں وہ کتابوں سے بہت مشکل ہیں۔ آپ کے بیانات اس موضوع پر گرہ کشا اور ماشاء اللہ تشفی بخش ہوتے ہیں۔ موصوف نے دارالعلوم دیوبند کے اس طریقہ کار اور جال کار و افراد سازی کے بامعنی حکمت عملی کو بھی خوب خوب سراہا۔ اس کے بعد حضرت نے تجاویز پیش فرمائیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

تجاویز، سہ روزہ تربیتی کیمپ و یک روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس

منعقدہ: ۱۹، ۲۰، ۲۱؍نومبر ۲۰۰۸ء

بمقام: جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی، سپول

باہتمام: حضرت الحاج مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی

بانی ومہتمم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی، سپول

(۱) اس عظیم اجلاس کے ذریعہ اپنی ذمہ داری کو اچھی طرح محسوس کرتے ہوئے ملت

اسلامیہ کے ہر فرد سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ قادیانی فتنہ کے خلاف جہاں کہیں بھی ہو اٹھ کھڑا ہو اور اپنی تمام تر کوششیں اس فتنہ کو فرو کرنے میں لگا دے۔

(۲) علاقہ کوسی کے تمام باشندگان ماضی قریب میں سابق ڈی ایم سپول کی ریشہ دوانیوں اور فتنہ انگیزیوں کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں، اس طرح گھناؤنی حرکتیں ملک کے آئین و دستور کے خلاف ہیں، لاکھوں کی تعداد میں شریک فرزندان توحید حکومت وقت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس فتنہ انگیز ڈی ایم کو پبلک سیکٹر سے دور رکھتے ہوئے قانونی نوٹس لے اور اس کی اصلاح کرے یا اسے معطل کرے۔

(۳) ہم تمام باشندگان کوسی کمشنری و پورنیہ کمشنری، از ہر ہند دارالعلوم دیوبند کی زیر نگرانی جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی، سپول میں قائم سہ روزہ تربیتی کیمپ اور تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد پر اراکین جامعہ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں اور قدم بقدم انہیں اپنے ہر تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔

(۴) یہ اجلاس تمام ذمہ داران سے اپیل کرتا ہے کہ وہ بھی اپنے مدرسوں میں تحفظ ختم نبوت کا شعبہ قائم کریں اور ذمہ داران وائمہ مساجد سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں تحفظ ختم نبوت کے کاموں کو بڑھاوا دیں اور مقامی مدرسوں میں قائم شعبہ نیز دارالعلوم دیوبند کی کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت سے رابطہ کریں۔

(۵) یہ اجلاس اپیل کرتا ہے کہ ملت اسلامیہ کا ہر فرد ردقادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی توسیع واشاعت میں بھرپور حصہ لیں اور اپنے اپنے علاقوں میں ردقادیانیت کے لیٹریچر طبع کروا کے تقسیم کرائے۔ اخیر میں شرکاء تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا شکریہ مولانا محمود الحسن ایوبی ناظم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ سپول نے ادا کیا۔

دردمندانہ اپیل

الحمد للّٰہ حمداً کثیراً اما بعد!

آج اسلام مخالف قوتوں کے سامنے علماء اور مدارس ایک چیلنج بن کر کھڑے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ جب تک یہ بوریہ نشیں علماء اور بے سروساماں مدارس زندہ رہیں گے اسلام سربلند رہے گا اور دینی سرگرمیاں پوری قوت سے جاری رہیں گی۔ ہندوستان میں علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت دین کی خدمت میں مدارس کا ایک جال پھیلا ہوا ہے، ہندونیپال کی سرحد پر رشد وہدایت اور تعلیم وتبلیغ کی عظیم درسگاہ **جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ** اسی سلسلے کی ایک کڑی کے طور پر شمالی بہار میں سرگرم عمل ہے۔

ملت اسلامیہ کے ہمدردوں اور بہی خواہوں کے لیے ایک بڑی خوشی کا موقع ہے کہ تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داری جو پوری ملت اسلامیہ پر عائد ہے، اسی تناظر میں کوسی کمشنری، پورنیہ کمشنری اور بھاگلپور کمشنری میں دعوت وتبلیغ، کتابوں، پمفلٹوں اور حضرات اکابر علماء کرام کی تقاریر و دینی مجالس، علماء کی تربیتی کیمپ اور کانفرنسوں کے ذریعہ تحفظ ختم نبوت کا یہ کام **کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند** کے زیرنگرانی **جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ** نے پوری تندہی کے ساتھ انجام دیا، جس سے ان تینوں کمشنریز کے مسلمان الحمدللہ دینی ڈگر پر ہی نہیں، بلکہ بڑی تعداد میں وہ لوگ جو اپنی ناخواندگی اور معیشت کی تنگی کی بناء پر قادیانی ہوگئے تھے دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر لوٹ آئے۔ **فجزاء هم الله خير الجزاء.**

درآں حالیکہ کوسی ندی کے قہر (سیلاب) نے اس علاقے کے لوگوں کی معیشت کو تباہ و برباد کردیا ہے، خبر رساں ایجنسی یو این آئی کے مطابق ۳ کروڑ سے زائد افراد متاثر ہوئے، جبکہ ۴۰ لاکھ لوگ بے گھر ہوئے اور تقریباً ۹ ہزار گاؤں متاثر ہوئے جب کہ ۱۵۹۶ گاؤں بہہ گئے۔ اس ہولناکی کو دیکھ کر امت کے دردمندوں نے ان کا تعاون بھی کیا، اس کے باوجود آج بھی بڑی تعداد میں یہاں کے لوگ معاونت کے محتاج ہیں۔ اللہ انھیں اس کا بہترین بدلہ دے۔ آمین

قابل ذکر ہے کہ جامعہ کی خدمات کا دائرہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے، جس کی وجہ سے صرفہ

میں بھی غیر معمولی اضافہ ہورہا ہے۔ 2008-2009 میں جامعہ کے اخراجات چورانوے لاکھ باسٹھ ہزارتین سوایک (Rs. 94,62,301.00) روپے سالانہ سے زیادہ ہے۔ جامعہ کے احاطے میں ایک عظیم الشان "**جامع امام قاسم**" (مسجد) زیرتعمیر ہے جوسولہ ہزار اسکوائرفٹ ہے۔ چھت کی ڈھلائی کا کام باقی ہے۔اس کے علاوہ "**رواق الیاس**" کی دوسری و تیسری منزل کی تعمیر کا کام بھی باقی ہے، جبکہ جامعہ میں طلبا کی بڑھتی ہوئی تعداداوراساتذہ اورمہمانان رسول کی رہائش کچے کمروں اورٹین کے شیڈوں میں ہے، جوموسم کے اعتبار سے تکلیف کا باعث ہے اسی کے پیش نظر "**مرکز الامام ابی الحسن علی الندوی**" کے نام سے ایک عمارت کا سنگ بنیاد حضرت اقدس مولانا سعید الرحمٰن الاعظمی مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے علاوہ ڈیڑھ درجن علماء کرام کے ہاتھوں رکھا جاچکا ہے تاکہ اساتذہ اورطلبا کو رہائش اور درسگاہوں میں سہولت ہو، جس میں کثیر رقوم کا صرفہ آئے گا، جوان شاءاللہ حضرات معاونین کے تعاون سے جلد ہی پورا ہونے کی توقع ہے۔ نیز زمانے کے حالات کو دیکھتے ہوئے ارباب جامعہ نے ایک کوسی ہیومن انٹرکالج (Kosi Human Enter College) اور "**زکریا ہاسپیٹل**" کے قیام کا بھی فیصلہ کیا ہے، جواہل ثروت کے لیے سنہری موقع ہے، لہٰذا جامعہ کے اخراجات اور بجٹ کی تکمیل اور تعلیمی وتعمیری منصوبوں کو پورا کرنے کے لیے آپ سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے اورگزارش ہے کہ اس دینی مشن کوتقویت واستحکام بخشنے کے لیے ہرممکنہ تعاون فرمائیں۔اللہ ہمارااورآپ کا حامی وناصر ہے۔ الحمدللہ جامعہ کو حضرت اقدس مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری نواسہ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا کاندھلوی مہاجر مدنیؒ امین عام جامعہ مظاہرعلوم سہارنپور کی سرپرستی حاصل ہے۔ **وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ ہو خیرا و اعظم اجرا۔**

مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی

بانی ومہتمم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ

مدھوبنی، سپول، بہار (الہند)

جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ میں

تشریف لانے والے قابل ذکر حضرات اکابر علماء، ائمہ، دانشوران ملت اور سیاست کے ماہرین

- حضرت مولانا محمد سالم قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند (وقف)
- حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
- حضرت مولانا سید نظام الدین امیر شریعت، جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ
- حضرت مولانا محمد قمرالزماں الہٰ آبادی سرپرست بیت المعارف الہٰ آباد
- حضرت مولانا غلام محمد وستانوی مہتمم جامعہ اشاعت العلوم، اکل کوا، مہاراشٹر
- حضرت مولانا انیس الرحمٰن قاسمی ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ
- حضرت مولانا قاری سید محمد عثمان منصورپوری ناظم اعلیٰ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
- حضرت مولانا عبدالرحیم بستوی استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند
- حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
- حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحب مبلغ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
- حضرت مولانا یعقوب اسماعیل منشی قاسمی صدر مجلس تحقیات شرعیہ ڈیوزبری، انگلینڈ
- حضرت مولانا عبدالغنی صاحب، مانچسٹر انگلینڈ
- حضرت مولانا عیسیٰ منصوری چیئرمین ورلڈ اسلامک فورم، لندن، انگلینڈ
- حضرت مولانا مفتی احمد دیولا مہتمم جامعہ علوم القرآن جمبوسر بھروچ، گجرات
- حضرت مفتی عباس داؤد بسم اللہ، نائب مفتی جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل، گجرات
- حضرت قاری سماعیل بسم اللہ، بانی ومہتمم جامعۃ القرات کفلیۃ گجرات
- حضرت مولانا ابراہیم صاحب مظاہری، بانی ومہتمم جامعہ قاسمیہ کھڑوڈ بھروچ، گجرات
- حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی چترویدی شیخ الحدیث جامعہ امدادالاسلام میرٹھ
- حضرت مولانا سفیان قاسمی نبیرہ حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ، سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند
- حضرت مولانا محمد اسلام قاسمی محدث دارالعلوم دیوبند (وقف)
- حضرت مولانا فریدالدین قاسمی، استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند (وقف)

- حضرت مولانا محمد خالد ندوی غازی پوری استاذ حدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
- حضرت مولانا مفتی ثمین اشرف قاسمی امام وخطیب جامع الحبتور، دبئی
- حضرت مولانا قاری رکن الدین صاحب، استاذ تحفیظ القرآن جامع غریر، دبئی
- حضرت مولانا راشد قاسمی ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت جامعہ مظاہر علوم سہارنپور
- حضرت مولانا صغیر احمد رحمانی، رکن مسلم پرسنل لا بورڈ
- حضرت مولانا ثناء الہدیٰ قاسمی، نائب ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ بہار
- حضرت مولانا سہیل احمد ندوی، معاون ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ بہار
- حضرت مولانا نور الحق رحمانی، استاذ المعہد العالی امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ بہار
- حضرت مولانا نسیم احمد، شیخ الحدیث جامعہ نور الاسلام میرٹھ
- حضرت مولانا عصمت اللہ رحمانی، امام خطیب مسجد خیر ولین کولکاتہ
- حضرت مولانا ایوب صاحب فلاحی، استاذ جامعہ قاسمیہ کھروڈ بھروچ، گجرات
- حضرت قاری محمد الیاس کھنڈ، اٹالوا، بھروچ گجرات
- حضرت مولانا دبیر عالم قاسمی، استاذ جامعۃ القرأت کفلیتہ، گجرات
- حضرت مولانا مفتی عقیل صاحب قاسمی، استاذ حدیث جامعہ حسینیہ راندیر، سورت، گجرات
- حضرت مولانا عارف صاحب قاسمی، استاذ حدیث جامعہ حمیدیہ پانولی بھروچ گجرات
- حضرت مولانا مفتی امتیاز احمد میمن مہتمم دار القرآن احمد آباد، گجرات
- جناب الطاف بھائی مسجد فلاح پرسٹن، انگلینڈ
- جناب حنیف بھائی مسجد فلاح پرسٹن، انگلینڈ
- جناب پروفیسر عبد المتین صاحب، نگراں مولانا رحمانی ٹیکنکل سینٹر پٹنہ
- جناب پروفیسر احمد سجاد رانچی یونیورسٹی جھارکھنڈ
- حضرت مولانا قاری عبد اللہ بخاری، امام وخطیب جامع مسجد مونگیر

ان کے علاوہ بہت سے ملک کے ممتاز علماء اور سیاستداں جامعہ کا مشاہدہ کرکے اپنے تاثرات تحریر کر چکے ہیں۔

جامعہ کا تعاون کیسے کریں؟

آپ اپنی سہولت کے مطابق جامعہ کا تعاون مندرجہ ذیل طریقوں سے کرکے اجر عظیم کے مستحق ہوسکتے ہیں۔

ایک دن کے کھانے پر خرچ تقریباً (سات سو طلبا)	14,000
ایک ماہ کے کھانے پر خرچ (سات سو طلبا)	4,20,000
ایک سال کے کھانے پر خرچ (سات سو طلبا)	39,20,000
ایک حافظ بنانے پر خرچ مع پوشاک، لحاف وبستر (4 سال)	28,400
ایک عالم بنانے پر خرچ مع پوشاک، لحاف، بستر و کتاب (8 سال)	56,800
ایک بچی کے نکاح پر خرچ	25,000
ایک بیوہ کی کفالت کا خرچ (1 سال)	14,000
ایک ہینڈ پمپ مع سمرسیول کا خرچ	21,000
ایک صحت مند بڑے جانور کی قربانی کا خرچ	7,000
ایک مفلوک الحال انسان کا گھر تعمیر کرانے کا خرچ	56,000
ایک بیت الخلاء کی تعمیر کا خرچ	21,000
رواق الیاس کے ایک کمرہ کی تعمیر کا خرچ	75,000
جامع امام قاسم (مسجد) کے ایک مصلیٰ (سنگ مرمر) کا خرچ	17,500
ایک درجہ کے طلبہ کی درسی کتابوں پر خرچ	70,000
درجہ حفظ کی ایک درسگاہ کی تعمیر پر خرچ	84,000
ایک طالب علم کے لباس مع لحاف وبستر کا خرچ	5,000
ایک مدرس کی ایک ماہ کی تنخواہ	4,000
ایک مدرس کی ایک سال کی تنخواہ	48,000
مکتب کے ایک مدرس کی ایک ماہ کی تنخواہ	3,000
مکتب کے ایک مدرس کی سالانہ تنخواہ	36,000

ڈرافٹ یا چیک پر صرف یہ لکھیں:(For Cheque & Draft)

Jamiatul Qasim Darul Uloom -il- Islamia

A/c: **01090007045** State Bank of India Pratap Ganj, Branch Cod:4717